جلد52/ شمارہ 04 / 2011ء
شہادت 1390ہش/اپریل 2011ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یادیں | مامورین کی شناخت اور علامات ارضی و سماوی | سیرت حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب | رپورٹ سالانہ سپورٹس ریلی 2011ء | اخبار مجالس

ماہنامہ انصاراللہ

سپورٹس ریلی انصار اللہ پاکستان 2011ء (افتتاحی تقریب کے مناظر)

ایڈیٹر
محمد محمود طاہر

سالانہ-/200 قیمت فی پرچہ -/20

سپورٹس ریلی کے چند مناظر

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن والحدیث 3

کلام الامام 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد میں (محمود احمد اشرف) 8-12

ماموریں کی شناخت اور علامات ارضی وسماوی (محمد اشرف کاہلوں) 13-16

سیرت وسوانح حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب (غلام مصباح بلوچ) 17-24

فضل عمر ہسپتال۔ زندگی بخش پیام صحت (محمود احمد سلیم) 25-26

نظمیں 27

قرارداد تعزیت بروفات محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب 28

رپورٹ سپورٹس ریلی انصاراللہ پاکستان 2011ء (محمد محمود طاہر) 29-33

اخبار مجالس 34-36

نتائج مقابلہ مقالہ نویسی 10۔2009ء 37-39

حسن کارکردگی مجالس، اضلاع وعلاقہ جات 2010ء 40

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

شہادت 1390ہش اپریل 2011ء

جلد 52

شمارہ 04

فون نمبر 047-6212982۔فیکس 047-6214631

موبائل نمبر 0336-7700250

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

☆ ریاض محمود باجوہ

☆ محمود احمد اشرف

☆ مبشر احمد خالد

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ:

فرحان احمد منگلا

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان

سالانہ........ 200 روپے

قیمت فی پرچہ........ 20 روپے

اداریہ

وسعت حوصلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ (۱۹۲۸ء-۲۰۰۳ء) نے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہونے پر آئندہ صدی کی تربیتی اور روحانی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت کو پانچ بنیادی اخلاق پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ ان میں سے ایک خلق وسعت حوصلہ ہے۔ اپنے نام کی طرح سے اس میں وسیع مضامین اور وسیع اخلاق پائے جاتے ہیں۔ دراصل دوسری اقوام کو اپنے اندر جذب کرنے اور انکے دلوں کو فتح کرنے کے لئے وسعت حوصلہ کی استعداد اور خلق کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ کم حوصلہ اور محدود سوچ رکھنے والی قوم دوسروں پر غالب نہیں آسکتی اور نہ ہی کسی کو متاثر کر سکتی ہے۔

ہمارے دین نے ہمیں عالمگیریت اور وسعت حوصلہ کا پیغام دیا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں ہی رب العالمین کا تصور دے دیا گیا کہ ہمارا رب تمام جہانوں کا رب ہے کسی خاص علاقے، قوم یا دین کا نہیں۔ رسول کریم ﷺ کو رحمۃ للعالمین کا خطاب دیا گیا کہ آپؐ کو کل جہانوں کے لئے باعث رحمت وجود بنا کر بھیجا گیا ہے۔ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے بطور ہدایت اتاری گئی ہے گویا ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کیلئے وسعت اور عالمگیریت کے درس دیئے ہیں کیونکہ اس دین نے تمام ادیان پر غالب آنا تھا اس لئے وسعت حوصلہ کا پیغام دے دیا گیا۔

آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیبہ وسعت حوصلہ کے عظیم نمونوں سے پُر ہے۔ آپؐ کا ہر خلق اپنی انتہا کو پہنچا ہوا اور وسعت کا مظہر دکھائی دیتا ہے۔ اپنی ذات کے لئے بدلہ لینے کا تو تصور ہی نہیں، دشمنان کو اپنے اخلاق کے جادو سے مسحور کر لیا۔ جان لینے والے کو معاف کر دیتے ہیں اور پھر وسعت حوصلہ کی عظیم مثال فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان ہے۔ رئیس المنافقین کو تدفین کے لئے چادر عطا کر دی۔ ان اعلیٰ اخلاق کی بدولت دشمن نہ صرف دوست بنے بلکہ آپؐ کے عشق میں گرفتار ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے ذریعہ وسعت حوصلہ کے درس دیئے ہیں۔ دشمنان سے ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا کہ ان کی طرف سے مسلسل دکھ اور تکلیف پہنچنے کے باوجود ان کی بھلائی اور خیر خواہی کے جذبات رکھتے رہے۔ اپنے اہل وعیال اپنے رفقائے کار کے ساتھ روزمرہ کے معاملات میں وسعت حوصلہ کی عظیم مثالیں ہمارے لئے چھوڑی ہیں۔ ہمیں وسعت حوصلہ کے ان پاک نمونوں کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھ کر اپنے روزمرہ معاملات میں وسعت حوصلہ کا مظاہرہ دکھانا چاہئے کیونکہ اس کے نتیجہ میں اپنوں اور غیروں کے دلوں کو جیت کر ایک پر امن اور جنت نظیر معاشرے کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

القرآن

تسخیر کائنات

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ وَ الۡفُلۡکَ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِہٖ ؕ وَ یُمۡسِکُ السَّمَآءَ اَنۡ تَقَعَ عَلَی الۡاَرۡضِ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۶۶﴾ (سورۃ الحج:66)

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے لئے مسخر کردیا ہے اور کشتیوں کو بھی۔ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر گرے مگر اس کے حکم سے۔ یقیناً اللہ انسانوں پر بہت ہی مہربانی (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث نبوی ﷺ

دین آسان ہے

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الدِّیۡنَ یُسۡرٌ وَّلَنۡ یُّشَادَّ الدِّیۡنَ اَحَدٌ غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوۡا وَقَارِبُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالۡغُدۡوَةِ وَالرَّوۡحَةِ وَشَیۡءٍ مِنَ الدُّلۡجَةِ.

(بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر حدیث نمبر: 39)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا میانہ روی اختیار کرو سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں (بذریعہ نوافل) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

کلام الامام

اقرار توحید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا...... بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ''۔

﴿رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308﴾

عربی منظوم کلام

وَلَا یَهْلِکُ الْعَبْدُ السَّعِیْدُ جِبِلَّۃً

کَذَالِکَ نُوْرُ الرُّشْدِ مَا یُخْطِیُٔ الْفَتٰی
وَکُلُّ نَخِیْلٍ لَّا مَحَالَۃَ تُثْمِرُ

اسی طرح جس فطرت میں رشد کا نور ہے وہ اس مرد سے علیحدہ نہیں ہوسکتا اور ہر ایک کھجور انجام کار پھل لاتی ہے

وَمَنْ یَّکُ ذَا فَضْلٍ فَیُدْرِکُ مَقَامَہٗ
وَلَوْ فِیْ شَبَابٍ اَوْ بِوَقْتٍ یُّعَمَّرُ

پس جس کے شامل حال فضل الٰہی ہے وہ اپنے مقام کو پالے گا۔ اگرچہ جوانی میں یا اس وقت کہ جب بڈھا ہو جائے

وَلَا یَهْلِکُ الْعَبْدُ السَّعِیْدُ جِبِلَّۃً
اِذَا مَا عَمِیْ یَوْمًا بِاٰخَرَ یَنْظُرُ

اور جس کی فطرت میں سعادت ہے، وہ ہلاک نہیں ہو گا۔ اگر آج اندھا ہے تو کل دیکھنے لگے گا

اِذَا مَا بَکَی الْمَعْصُوْمُ تَبْکِی الْمَلَائِکُ
فَکَمْ مِّنْ بِلَادٍ تُهْلَکَنَّ وَتُجْذَرُ

جب معصوم روتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے روتے ہیں ۔پس بہت بستیاں ہلاک کی جاتی ہیں اور اجاڑی جاتی ہیں

اِذَا ذَرَفَتْ عَیْنَا تَقِیٍّ بِغُمَّۃٍ
یُفَرَّجُ کَرْبٌ مَّسَّہٗ اَوْ یُبَشَّرُ

جب ایک پرہیزگار کی آنکھیں آنسو جاری کرتی ہیں ایک غم کی وجہ سے ،پس وہ بے قراری اس سے دور کی جاتی ہے یا بشارت دی جاتی ہے

(القصائد الاحمدیہ مترجم صفحہ330,329)

فارسی منظوم کلام

اگر باز باشد تُرا گوش ہوش

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پئے حرص دنیا مدہ دیں بباد

اس خبردار! اے وہ جو سمجھ دار اور نیک فطرت ہے کہ دنیا کا لالچ کے پیچھے دین کو برباد نہ کر

بدیں دارِ فانی دل خود مہند
کہ دارد نہاں راحتش صد گزند

اس فانی دنیا سے اپنا دل نہ لگا کہ اس کے آرام میں سینکڑوں دکھ پوشیدہ ہیں

اگر باز باشد تُرا گوشِ ہوش
زِ گورت ندائے در آید بگوش

اگر تیرے ہوش کے کان کھلے ہوں،تو تجھے اپنی قبر سے یہ آواز سنائی دے

کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیائے دوں کم بسوز

کہ چند روز کے بعد اے میرے لقمے۔تو اس ذلیل دنیا کے غم میں نہ جلا کر

ہر آں کہ بدنیائے دُوں مبتلا است
گرفتارِ رنج و عذاب و عنا است

ہر وہ شخص جو ذلیل دنیا کے پیچھے پڑا ہے۔ وہ رنج، عذاب اور تکلیف میں گرفتار ہے

﴿درثمین فارسی مترجم صفحہ نمبر: 293﴾

اردو منظوم کلام

وہ تازہ قدرتیں جو خدا پر دلیل ہیں

وہ رہ جو یار گم شدہ کو ڈھونڈ لاتی ہے
وہ رہ جو جام پاک یقیں کا پلاتی ہے
وہ تازہ قدرتیں جو خدا پر دلیل ہیں
وہ زندہ طاقتیں جو یقیں کی سبیل ہیں
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی نشاں سے ہے
سچ ہے کہ سب ثبوت خدائی نشاں سے ہے
جس کو خدائے عزوجل پر یقیں نہیں
اس بد نصیب شخص کا کوئی بھی دیں نہیں
پر وہ سعید جو کہ نشانوں کو پاتے ہیں
وہ اس سے مل کے دل کو اسی سے ملاتے ہیں
وہ اس کے ہو گئے ہیں اسی سے وہ جیتے ہیں
ہر دم اسی کے ہاتھ سے اک جام پیتے ہیں
جس مے کو پی لیا ہے وہ اس مے سے مست ہیں
سب دشمن ان کے ان کے مقابل میں پست ہیں

﴿درثمین اردو صفحہ: 109 ۔ 108﴾

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی یاد میں

اب تک ہیں آنگنوں میں اجالے پڑے ہوئے

﴿مکرم محمود احمد اشرف صاحب﴾

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہمہ جہت شخصیت اپنے اندر ایک دلربائی اور کشش رکھتی تھی۔ جو شخص بھی ایک مرتبہ آپ کی اس کشش کے دائرے کے اندر آجاتا تھا وہ پھر آپ کا اسیر ہو جاتا تھا۔ یہ کوئی ایسی ناقابل فہم یا پر اسرار بات نہیں ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ آپ کا انکسار تھا۔ یہ انکسار ہمیشہ سے آپ کی شخصیت کا حصہ تھا۔ خلافت سے پہلے بھی آپ کے اندر جو گہرا انکسار پایا جاتا تھا وہ آج بھی اہل ربوہ کو بخوبی یاد ہے۔ اگر چہ عجز و انکسار دل کی کیفیت کا نام ہے لیکن آپ میں اس کی جو ایک علامت نمایاں نظر آتی تھی وہ سلام کرنے کی عادت تھی۔ میں نے بارہا دیکھا کہ آپ سائیکل پر سوار ہوتے اور بظاہر بہت معمولی نظر آنے والے بعض افراد کو بھی دور سے ہی دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر مسکرا کر پہلے سلام کرتے تھے۔ پھر خدا نے آپ کو مسند خلافت پر متمکن فرما دیا۔ اس طرح ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی صداقت کو آپ کی ذات کے اندر پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب بندہ تواضع اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ ساتویں آسمان تک اس کا رفع فرماتا ہے۔

ہم نے کبار رفقاء کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے اور احمدیت کے پیغام کو فکری طور پر بھی اور عملی طور پر بھی آپ سے سمجھا ہے۔ دراصل یہی آپ کا وہ احسان ہے جو ہماری اس ساری نسل کو بطور خاص آپ کا مرہون منت بناتا ہے۔ اور ہمارے لیے یہ بات بہت قابل فخر ہے کہ ہم آپ کے عہد میں زندہ تھے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے آپ کے ذریعے اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے روشن نشانات نہیں دیکھے۔ ہم نے دیکھا کہ اس مرد حق کی دعا سے ایک آمر اپنے انجام کو پہنچا۔ ہم نے دیکھا کہ ایک مقتول کو آپ کی خاطر خدا تعالیٰ کی غیرت نے زندہ کر دیا۔ اور دونوں واقعات اس ایک سال کے عرصے میں ہوئے جس کے لیے آپ نے اپنے رب سے دعا کی تھی۔ ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عظیم الشان تائیدات آپ کے شامل حال تھیں۔

خدا تعالیٰ نے جماعت میں نظام خلافت اس شان سے جاری کیا ہے کہ ہر خلیفہ کی محبت دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے۔ اس کا اصل سبب تو یقیناً یہی ہے کہ دلوں پر خدا تعالیٰ کو کامل تصرف ہے اور وہ اپنے جس بندے کی محبت دلوں میں قائم کرنا

چاہتا ہے کر دیتا ہے۔تاہم اس کا ایک ظاہری سبب خلیفہ وقت کے ساتھ افراد جماعت کا ذاتی تعلق بھی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کے ساتھ خلافت سے پہلے بھی وسیع تعلقات رکھتے تھے۔منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد تو آپ محبتوں کا مرکز بن گئے۔آپ کی وفات کے بعد تمام افراد جماعت حضور کے ساتھ وابستہ اپنی اپنی یادوں کے چراغ جلائے بیٹھے ہیں۔فلاں موقع پر آپ ہمارے پاس سے گزرے تھے۔فلاں وقت آپ مجھے دیکھا تھا۔اس وقت آپ مسکرائے تھے۔آپ سے وابستہ چھوٹی یاد اب متاع حیات ہے۔آپ کے وجود سے اب بھی کرنیں بکھر رہی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ حسن یار کی باتیں کرتے چلیں جائیں۔آپ اسی حسن واحسان کا حصہ ہی تو تھے جس کی خبر خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش گوئی مصلح موعود میں دی تھی۔پس آپ کے حسن واحسان کے تذکرے جاری رہیں گے۔ میرے جیسا انسان بھی جسکی طبیعت میں لوگوں سے ملنے ملانے سے بڑا سخت حجاب ہے آپ کی شفقت سے محروم نہیں رہا۔کوئی استحقاق تھا نہ ہے لڑکپن میں ایک بار تعارف ہوا اور پھر آپ نے ہمیشہ یاد رکھا۔میں ہائی سکول کا طالب علم تھا کہ ایک مرتبہ مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ بھی اپنے بھائی کی طرح ایکٹو ہیں۔میں نفی یا اثبات میں جواب نہ دے سکا لیکن عرض کیا کہ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔اس پر آپ نے اتنی توجہ سے وعدہ فرمایا کہ میں دعا کروں گا کہ میں حیران رہ گیا۔یہ آپ کی شفقت تھی۔احمدی بچوں اور نوجوانوں سے آپ کا قلبی لگاؤ تھا۔منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ایک مرتبہ اپنا سویٹر اتار کر منگلا صاحب کو دیا اور فرمایا کہ اسے ابھی گرم گرم پہنا دیں۔محبت کی یہ گرمی ابھی تک محسوس ہوتی ہے۔لنڈن تشریف لے گئے تو پہلے سے بڑھ کر یاد رکھا۔ہم دونوں بھائیوں کو وہاں سے نہایت عمدہ کوٹ لے کر بھجوائے۔یہ دراصل واقفین زندگی کے بچوں سے حضور کا اظہار محبت تھا۔ابا جان ایک مرتبہ بیمار ہو کر سروسز ہسپتال لاہور میں داخل تھے۔ایکسرے کی تحریری رپورٹ میں ڈاکٹروں نے لکھا کہ پھیپھڑوں میں کینسر ہے۔حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔حضور نے جوابی خط میں لکھا کہ ڈاکٹرز اس کا جو بھی نام رکھیں آپ فکر نہ کریں اور فلاں ہومیو پیتھک دوا استعمال کریں۔اللہ تعالیٰ شفاء دے گا۔چنانچہ ایک ہفتے کے اندر اندر ہی اللہ نے فضل فرمایا اور ابا جان گھر واپس آ گئے۔

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ خطوط کے ذریعے جس طرح افراد جماعت میں بے پایاں محبتیں اور شفقتیں بانٹتے رہے وہ بے مثال ہیں۔میرا خیال ہے کہ شاید ہی دنیا میں کسی نے اتنی بڑی تعداد میں خود اپنے قلم سے خطوط لکھے ہوں۔اپنے خدام کے ساتھ حضور کے ذاتی تعلق کی بات چل رہی ہے۔حضور کی وفات کے بعد میں نے وہ سب خطوط جمع کرنے شروع کیے جو حضور نے اپنے دستخطوں کے ساتھ تحریر فرمائے تھے۔جو خط میں جمع کر سکا ان کی تعداد پچھتر سے زائد تھی۔یہ خط اب سرمایہ حیات

ہیں۔ ان میں مذکور دعائیں اور نصائح میرا اثاثہ ہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھ جیسے ہزاروں ہیں جنکی راہوں میں حضور کے قلم سے نکلے ہوئے لفظ ہمیشہ روشنی بکھیرتے رہیں گے۔

میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ میرے ہی ساتھ حضور کا سب سے زیادہ تعلق تھا۔ نہ ہی مذکورہ بالا ذاتی تعلق اس مضمون کا واحد محرک ہے۔ میں تو یہ حروف اس لیے لکھ رہا ہوں کہ میں بھی ان لاکھوں انسانوں میں سے ایک تھا جو اس عہد میں زندہ تھے۔ میں نے بھی وہ چہرہ دیکھا تھا۔ یہ چاند میرے گھر کے آسمان پر بھی طلوع ہوا تھا۔ میرے آنگن میں بھی اب تک اجالے ہیں۔ یہ شاعری نہیں ہے امر واقعہ ہے بحیثیت امام آپ نے زندگی کے اتنے پہلوں پر رہنمائی فرمائی ہے کہ جس سمت میں قدم اٹھتا ہے اب بھی آپکی آواز آتی ہے۔ میں اپنے گھر کے باغیچے میں کھڑا ہوں تو حضور کی ہدایات موجود ہیں۔ کھانے کی میز پر بیٹھا ہوں تو حضور رہنمائی کررہے ہیں۔ کلاس روم میں پڑھا رہا ہوں تو آپ راستہ دکھا رہے ہیں۔ زندگی میں تفریح کا اعلیٰ ذوق ہے تو وہ آپ سکھا رہے ہیں۔ بچے بیمار ہیں تو حضور کی سکھائی ہوئی ہومیوپیتھی سے بفضل خدا منٹوں میں شفا پا رہے ہیں۔ اور افراد جماعت کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لیے آپ کے علمی اور عملی احسانات تو شمار بھی نہیں کیے جاسکتے۔ میں نے بارہا سوچا کہ کیا ہوسکتا تھا جو آپ نے جماعت اور افراد جماعت کے لیے نہیں کیا۔ ایک طرف آپکی دعاوں کی قبولیت کے آئینہ میں جماعت نے زندہ خدا کی تجلیات کو دیکھا۔ دوسری طرف ہزارہا بچوں نے آپکے دست مبارک سے لیکر چاکلیٹ کھانے کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ نے اپنا سب کچھ خدا کو دیکر ہمیں دکھایا کہ امانتیں یوں واپس کی جاتی ہیں۔

آپ کے عظیم روحانی مقام کا صحیح علم تو خدا تعالیٰ کو ہی ہے۔ آپ کی فراست اور فکری اور عملی ذہانت بھی بے مثال تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ کو تو خدا نے امیر بنایا تھا۔ پس آپ کی فراست بھی اسی بلند درجے کی تھی۔ ایک واقعہ کا میں خود شاہد ہوں۔ جب مذکورہ بالا مقتول اچانک زندہ ہوا اور ٹی وی پر پیش بھی کردیا گیا تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگیا۔ چنانچہ پہلے تو دشمنوں پر ایک سکوت مرگ طاری ہوا۔ جیسے ہی کچھ دماغ ٹھکانے آیا تو دجل وفریب کا سلسلہ جہاں سے ٹوٹا تھا وہیں سے پھر شروع ہوا۔ کہا گیا کہ مولانا کو یادداشت بحال کرنے دیں۔ انہی دنوں ابا جان مکرم محمد شفیع اشرف صاحب کو جو اس وقت ناظر امور عامہ تھے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا خط ملا جسمیں آپ نے متنبہ فرمایا تھا کہ یہ شخص پھر شرارت کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ آپ زخمی تو ہوئے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جان سلامت رہی۔ یہ واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی فراست اور دور اندیشی کی ایک مثال ہے۔

حضرت صاحب کے عظیم الشان علمی مرتبہ کا اندازہ کرنا بھی ہم جیسے انسانوں کا کام نہیں ہے۔ آپ کی شخصیت میں ایک حیران کن بات اس کا ہمہ جہت ہونا ہے۔ آپ کی شخصیت کی اتنی جہات ہیں کہ میں تو کیا میرا خیال ہے کہ حضور کے بہت قریب رہنے والے بھی ان کا پوری طرح تذکرہ نہیں کر سکتے۔ میں سوچ رہا تھا کہ بطور عالم ہی آپ کی شخصیت کے بہت سے پہلو ہیں۔ مثلاً آپ بیک وقت ایک مفسر قرآن، محدث، فقیہہ، متکلم، فلسفی، طبیب، محقق، مصنف اور مقرر تھے۔ کس درجہ کے تھے اس کو بیان کرتے ہوئے لگتا کہ لفظ پورا مفہوم ادا نہیں کر رہے۔ مثلاً میں اگر یہ کہوں کہ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے طبیب اور بلند پایہ مصنف تھے تو یہ کتنا بے جان سا رسمی اظہار ہوگا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے بے پناہ صفات سے بہرہ مند کیا تھا اور اسی ذات اعلیٰ کا لطف و کرم ہے کہ آپ نے اپنی ہر خداداد طاقت کو اس کے راستے میں استعمال کیا۔ بہر حال سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس کی تقدیر خاص کے مطابق اس زمانے میں آپ جیسا وجود دنیا میں آیا اور علم و عرفان کی برسات کر گیا۔ آپ علم کا ایک سمندر تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے آپکو جو قوت بیان عطا فرمائی تھی وہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ایک دوست فرما رہے تھے کہ حضرت صاحب نے مذہبی علوم کو پرنٹ میڈیا سے الیکٹرونک میڈیا میں منتقل کر دیا ہے۔ یقیناً یہ عظیم الشان کام بھی خدا نے آپ سے لیا۔ اور اب عصر حاضر ہی نہیں آنے والی صدیاں بھی ابھی سے آپ کے زیر احسان ہو چکی ہیں۔

آپ کی شخصیت کے ایک اور پہلو کا بھی میں ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہوں گا۔ ہم جانتے ہیں کہ موجودہ دور Specialization کا دور ہے۔ علوم کی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزار ہا شاخیں ہو چکی ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی شاخ کے بڑے سے بڑے عالم موجود ہیں۔ اس کے فوائد تو صاف ظاہر ہیں لیکن اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ ایک نقصان یہ ہے کہ اپنی فیلڈ کے علماء بسا اوقات دوسرے علوم سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں شائد سب سے پہلی تقسیم مذہبی علوم اور دنیوی علوم کے مابین ہوئی۔ مذہبی علماء نے سائنسی علوم سے کنارہ کشی کر لی اور سائنسی علوم کے ماہرین نے مذہبی علوم سے بے نیازی بلکہ بے زاری کا رویہ اختیار کر لیا۔ اس سے غیر متوازن فکری رویوں نے جنم لیا۔ اس کا جو نقصان دین کو پہنچا اور آج تک پہنچ رہا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ احمدیت کے ذریعے احیاء دین حق کی جو تقدیر الٰہی جاری ہوئی ہے اس کا ایک نمایاں پہلو دینی اور دنیوی علوم کی روشنیوں کا حسین امتزاج ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود سے ہی اس کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ کے تمام خلفاء آسمان احمدیت پر اسی قوس قزح کے رنگ بکھیرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اللہ تعالیٰ کے وجود میں تو یوں نظر آتا ہے جیسے علوم کے دو سمندر مل گئے ہوں۔ ایک مذہبی رہنما اگر دیگر علوم کے بنیادی اصولوں سے بھی واقف ہو تو کافی ہے۔ لیکن آپ تو مختلف شعبہ ہائے علوم کی باریک تفاصیل سے آگاہ تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اپنی فیلڈ کے اچھے خاصے ماہر لوگ بھی اس فیلڈ میں ہونے والی جدید تحقیق سے باخبر نہیں ہوتے۔ حضرت صاحب مختلف شعبوں میں

ہونے والی تحقیقات سے بخوبی آگاہ تھے۔آپ کی انگریزی کتاب Revelation,Rationality,Knowledge and Truth ایک عہد ساز کتاب ہے۔ یورپ میں علم کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز اس وقت ہوا جب مذہب کو طلاق دے دی گئی۔لیکن احمدیت کی آغوش سے جو احیائے نو جنم لے رہا ہے وہ علم اور معرفت دونوں میں بیک وقت کمال سے عبارت ہے۔ آنے والا مورخ اس عہد کی تشکیل میں اس کتاب کو ایک اہم سنگ میل قرار دے گا۔آج میری قوم نے ان عظمتوں کو نہیں پہچانا۔لیکن وہ دن آئے گا جب یہ اس وقت کو یاد کر کے روئیں گے۔آپ علم کے جو خزائن تقسیم کرتے رہے وہ ان خزائن سے الگ تو نہیں تھے جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر دے چکے تھے کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے اور لینے سے انکار کردیں گے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کا حصہ ہی تو تھے۔

ایک مفکر نے کہا تھا کہ محبت کی گہرائی کا اندازہ جدائی کے لمحوں میں ہوتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہم سے دوبار جدا ہوئے۔ایک بار جب آپ پاکستان سے انگلستان تشریف لے گئے۔دوسری بار جب آپ اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔پاکستان سے ہجرت کرنے سے چند گھنٹے پہلے جو نماز آپ نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی وہ عشاء کی تھی۔آپ نے خلاف معمول سورۃ بنی اسرائیل کے آٹھویں رکوع کی تلاوت فرمائی تھی۔نماز میں گریہ وزاری کا عجیب وہاں عالم تھا۔نماز کے بعد آپ وہاں موجود احباب سے مخاطب ہوئے۔ماحول اتنا جذباتی تھا کہ حضور کا چہرہ دیکھ کر اور آپ کے چند کلمات ہی سن کر ایک کہرام بپا ہو گیا۔آپ بہت بلند آواز سے خطاب فرما رہے تھے مگر شاید صرف قریب کے لوگ ہی براہ راست اس وقت یہ پیغام سن سکے۔حضور کے اپنے جذبات کی شدت آپ کے چہرے سے عیاں تھی۔مگر اس انتہائی جذباتی ماحول میں بھی آپ نے جو ارشاد فرمایا وہ نہایت متوازن اور گہرے فکر پر مبنی ایک ماٹو تھا جو آپ نے اس وقت جماعت کو دیا۔خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ میرے اس عظیم مدبر قائد اور محبوب امام نے فرمایا کہ اپنے اس مقدس غم کی حفاظت کریں اور اس کو کبھی مرنے نہ دیں۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ہم سے دوسری بار جدا ہوئے بھی کئی سال گزر چکے ہیں۔آپ کے جسد خاکی کو سپرد خاک کیا جا چکا ہے۔مگر غم کے یہ دیئے ہمارے دلوں میں روشن ہیں۔ہم تو ایسے صحراؤں کے رہنے والے ہیں جہاں آندھیاں چلتی ہیں اور بگولے رقص کرتے ہیں۔مگر مقدس غم کے یہ دیئے جل رہے ہیں۔کیونکہ شمع خلافت فروزاں ہے۔اللہ تعالیٰ حضور کی روح پر ابدالآباد تک اپنی رحمتیں نازل کرتا چلا جائے۔خدا نے چاہا تو ہم سے جس طرح بن پڑا غم کی اس روشنی کو آنے والوں تک ضرور پہنچا دیں گے۔اور وہ دن بھی ضرور آئے گا جب اس روشنی سے ساری دنیا منور ہو جائے گی اور میرے وطن کے نصیب بھی ایک دن ضرور چمک اٹھیں گے۔اندھی رات کے گھپ اندھیروں کے باوجود صبح صادق پر ہمارا ایمان ہرگز متزلزل نہیں ہوا ہے۔

ماموریں کی شناخت

اور علاماتِ ارضی و سماوی

«محمد اشرف کاہلوں صاحب۔ فیصل آباد»

قدرت کے قوانین اور عالمِ روحانیت کے قوانین باہم ہم آہنگ اور متوازی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی خالقِ کائنات کے وضع کردہ ہیں اس لئے دونوں وحدت کو ظاہر کرتے ہیں اور مالکِ کائنات کی وحدت کا بیّن ثبوت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے وقت کے مامور من اللہ انکو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیحؑ کی مثال ہے۔ آپ اپنی قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

1۔ ''اور اس نے ان سے ایک تمثیل کہی کہ انجیل کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو، جونہی ان میں کونپلیں نکلتی ہیں تم دیکھ کر آپ ہی جان لیتے ہو کہ اب گرمی قریب ہے۔ اسی طرح جب تم ان باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ خدا کی بادشاہی قریب ہے۔'' (لوقا باب ۲۲۔۳۰۔۲۹)

2۔ ''شام کو تم کہتے ہو کہ کھلا رہے گا کیونکہ آسمان لال ہے۔ اور صبح کو یہ آج آندھی چلے گی کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔'' (متی باب ۱۶۔۴۔۲)

3۔ ''جب بادلوں کو پچھم سے اٹھتے ہوئے دیکھتے ہو تو فوراً کہتے ہو کہ مینہ برسے گا اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور جب تم معلوم کرتے ہو کہ دکھنا چل رہی ہے تو کہتے ہو کہ لو چلے گی، اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اے ریاکارو! زمین اور آسمان کی صورت میں تو امتیاز کرنا تمہیں آتا ہے لیکن اس زمانہ کی بابت تمہیں امتیاز کرنا کیوں نہیں آتا؟'' (لوقا باب ۱۲، ۵۶۔۵۴)

4۔ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور اور اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ اسی طرح ہر ایک درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا نہ برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس انکے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔'' (متی باب ۷، ۲۰، ۱۵)

ہر مامور زمانہ کی علامات ارضی و سماوی الگ الگ ہوتی ہیں اور بعض میں قدرِ اشتراک بھی پایا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی

زمانہ بعثت کی علاماتِ عظیمہ فساد بحر و بر گمراہی اور بدی اور بے راہ روی کا بکثرت عام ہونا۔ گویا کہ دنیا ظلمت و تاریکی اور گمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ بکثرت شہب کا گرنا اور شق القمر وغیرہ ہیں۔

یہ سب آثار و علامات بدیہی ثبوت ہوتے ہیں اس زمانہ کے مامور کی صداقت کے۔ اور لوگ انہی نشانوں کو دیکھ کر اس مامورِ زمانہ کو قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت اللہ کے موافق کسی زمانہ کو جب بکثرت گمراہی اور ضلالت میں پایا تو ضرور اس کی ہدایت اور اصلاح کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ اور ان نشانوں اور علامات کا ذکر بھی فرمایا ہے جو مصلح وقت کی صداقت کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہیں۔ تا کہ لوگوں پر قبولِ حق کی محبت قائم ہو جائے۔

روز اول سے یہ مقدر تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں گمراہی بصورتِ دجالیت دنیا میں غلبہ کی شکل اختیار کر لے گی۔ سیاسی معاشی اور سائنسی و سماجی طور پر یورپی اقوام جو یاجوج و ماجوج کی نسل سے ہیں وہ دنیا پر غلبہ رکھیں گی اور دخل در امور خدائی میں سرگرم عمل ہوں گی اور انہی اقوامِ یورپ کا مذہبی گروہ دخل در امورِ نبوت دینے میں مصروف ہوگا۔ خنزیر صفت انسانوں کی زبانیں حضرت سرورِ کونین خاتم الانبیاء ﷺ کی کسرِ شان میں چھری کی طرح چلیں گی۔ وہ آپ کی ذات اقدس پر نا زیبا اور گندے انداز میں حملہ کریں گے اور اس ''سراجِ منیر'' کی آب و تاب کو اپنے گمراہ کن خیالات کے بادلوں کی آڑ میں چھپانے کی تگ و دو میں ہونگے۔ دینِ حق اندرونی اور بیرونی مفاسد کی زد میں ہوگا۔ ہر پہلو سے اس پر حملہ ہوگا تب زمانہ کی اصلاح اور درستی کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی سنت اللہ اور قدرتِ کاملہ اور حکمتِ تامہ سے سامانِ ہدایتِ انسانی پیدا فرمائے گا۔ یہ تب ہوگا جب ارضی و سماوی علامات کا ظہور ہوگا جو قرآن کریم میں سورۂ تکویر میں اور متفرق احادیث میں کمال وضاحت سے بیان ہیں۔

1۔ **پہاڑوں کا چلایا جانا**:۔ پہاڑوں کے چلائے جانے کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اس مامورِ وقت کے عہد میں پتھروں سے بکثرت کام کیا جائے گا۔ سڑکیں بنائی جائیں گی۔ پہاڑوں کو کاٹ کر رستے بنائے جائیں گے۔ بعض جگہوں پر پہاڑوں کے نشان مٹا دیے جائیں گے۔ وہ قصہ پارینہ بن جائیں گے۔

2۔ **نہروں کا نکالا جانا**: دریاؤں سے نہریں نکالی جائیں گی۔ یہ عمل تا حال جاری و ساری ہے کہ دریاؤں پر بند باندھ کر زرعی اور بنجر زمین کی آبپاشی کا سامان کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح زمینوں کو آباد کر کے ان سے فوائد حاصل کیے جا رہے ہیں۔ نہری نظامِ آبپاشی کا مربوط منظم ہونا زمانہ ہدایت کی علامات میں سے ایک ہے۔

3۔ **اونٹنیوں کی سواری کا معطل ہونا**: اس زمانہ میں نئی سواریاں وجود میں آئیں گی کیونکہ پہلی سواری کا

معطل ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ ادنیٰ سواری کی جگہ اعلیٰ درجہ کی تیز رفتار اور آرام دہ سواری ایجاد ہوگی۔جس سے **لوگ** فائدہ اٹھائیں گے۔اونٹ کی سواری کی جگہ ریل کار اور دوسری برق رفتار سواریوں نے جگہ لے کر مصلح زمانہ کی آمد کی خبر روز روشن کی طرح دے دی ہے۔اہل فکر ونظر کے لئے قبولِ حق کا ایک کھلا نشان ہے۔

4. **انسانوں کا اجتماع** : یہ علامت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں میل ملاپ کی صورت یہ ہو جائے گی کہ تمام دنیا ایک گلوبل ویلج کا روپ دھار لے گی۔ذرائع مواصلات ترقی یافتہ ہونگے۔ذرائع ابلاغِ عامہ ترقی کریں گے۔ مسافت زمانی اور مکانی کا بُعد دور ہو جائے گا۔بحر و بر کے سفر پُر امن ہونگے۔لوگ بلا خوف وخطر سفر کریں گے۔علاقائی اور بین الاقوامی تعلقات زیادہ ہونگے۔لوگوں میں باہمی تعارف بڑھے گا۔تجارت اور دیگر علوم وفنون کا باہمی مبادلہ بآسانی ہوگا۔ گویا کہ دنیا وحدت نفسی کا نقشہ پیش کر رہی ہوگی۔

5. **اشاعت کتب و رسائل** : اس میں مطبع خانہ جات کے عام ہونے اور وسائل اشاعت کتب وجرائد کے عام ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت طباعت واشاعت کی کثرت ہوگی اور یہ علامت بھی اپنی صداقت کی مظہر خود ہے۔

6. **زلازل**: یہ اس زمانے کے انقلاب عظیم کی طرف اشارہ ہے جب زمینی علوم کمال کو پہنچیں گے۔زمین اپنے تمام خزانے اُگل دے گی اور اُموری کثرت، سیاست، معیشت اور فنون حرب وجنگ میں ایک انقلاب عظیم واقع ہو جائے گا۔ارضی قوتیں مجسم مظہر نوادر فتن ارضیہ کی صورت میں ظاہر ہوں گی۔

7. **ستارے ماند پڑنا** : ستاروں کے ماند پڑنے سے مراد حقیقی نورِ علم کا صفحۂ ہستی سے مفقود ہونا ہے۔فتنہء عامہ بپا ہوگا۔ علماءِ حق بھی ہونگے مگر تھوڑے۔کو آنحضرت ﷺ نے صحابی سے مشابہت دی ہے جو آپ کی قوت قدسیہ سے براہِ راست فیض یاب تھے۔ستارے یعنی وہ علوم جو صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ صحبت میں رہ کر سیکھے تھے اور انکی اپنی اعمالِ حسنہ سے ترویج کی تھی۔وہ علوم نہیں ہونگے۔وہ روحانیت نہیں ہوگی۔صحابہ کرامؓ کے نقشِ پا پر چلنے والے نہ ہونگے بلکہ ان کے اقوال وافعال مخالفانہ رنگ رکھتے ہونگے۔

8- **وحشی جانوروں کا اکٹھا کیا جانا** : کثرت فاسقین کی طرف اشارہ ہے۔جبکہ اکثریت عوام کی بدیوں کی جانب راغب ہوگی اور بھلائیوں اور نیکیوں سے اعراض کرنے والی ہوگی۔نیز یہ بھی امر کھلتا ہے کہ مختلف جانوروں کو اکٹھا کیا جائے گا یعنی چڑیا گھر وجود میں آئیں گے۔اسی طرح جیل خانہ جات کی طرف بھی اشارہ ہے جہاں مختلف انواع واقسام کے مجرموں کو رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی اخلاق سے عاری وحشیوں کی صورت ہی رکھتے ہیں۔پھر غیر متمدن دنیا سے ملا دیا جائے گا۔

جیسا کہ افریقہ اور باقی دنیا کی مثال ہے۔ یہ بھی زمانہ کی علامت ہے۔

9. **کسوف و خسوف اور جملہ سماوی نشانات:** جب ارضی قوتیں اپنے کمال جوہر ظاہر کریں گی جیسا کہ بیان کردہ مذکورہ علاماتِ ارضیہ کا ذکر ہو چکا ہے تب اسی زمانہ میں آسمانی نشان بھی ظاہر ہو کر مامور زمانہ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کریں گے۔ مثلاً چاند کو اس کی مقررہ تاریخوں 13، 14، 15 میں سے ایک تاریخ کو گرہن لگے گا اور سورج کو اس کی مقررہ گرہن کی تاریخوں 27، 28، 29 میں سے درمیانی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ اس وقت مامور زمانہ کا دعویٰ موجود ہو گا۔ یہ خاص اسکی صداقت کا آسمانی نشان ہے جو مدتِ مقررہ 1894ء پر ظاہر ہو چکا۔

جب انسان غور وفکر سے قوانینِ نیچر کا مطالعہ کر کے نتائج اخذ کرتا ہے اور ان سے کام لے کر فوائد کثیرہ حاصل کرتا ہے تو وہ زمانے کی علامتوں میں تمیز و امتیاز نہ کر کے حق سے کیوں روگرداں ہوتا ہے۔؟ ارضی و سماوی نشان انسان کو اپنے وقت پر دعوتِ حق دیتے ہیں۔ جب زمینی مظہر اپنے کمالِ تام سے ظاہر ہو کر دینِ حق کے مقابل پر آ گیا تو قانون قدرت اور سنت اللہ کے موافق آسمانی انوار کا مظہر بھی خدائی تائیدات کے ساتھ باطل کے مقابل پر آ گیا تا کہ دنیا زھق الباطل کا الٰہی نشان بچشمِ خود دیکھے اور خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لائے۔

3/اپریل 1987ء تحریک وقف نو کا اعلان

احمدیت کی دوسری صدی کے استقبال اور اس صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 3/اپریل 1987ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران تاریخی تحریک وقف نو کا اعلان فرمایا۔ اس تحریک پر والہانہ انداز میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد نے لبیک کہا اور ہزارہا جگر گوشے اس تحریک میں پیش کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے کئی واقفین نو عملی میدان میں بھی قدم رکھ چکے ہیں اور ہزاروں منتظر بیٹھے ہیں۔ واقفین نو بچوں کی شروع سے اعلیٰ رنگ میں دینی تربیت کرنا والدین کا فرض ہے۔ ان میں محبت الٰہی، سچ کی عادت، جھوٹ سے نفرت، اطاعت نظام، قناعت، سلسلہ سے وفا اور انہیں ذیلی تنظیموں سے وابستہ کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یکے از تین صد تیرہ رفقاء احمد

حضرت حکیم مولوی انوار حسین خان صاحب

﴿مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب استاد جامعہ کینیڈا﴾

حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب ولد محترم فضل حسین خان صاحب پٹھان قوم سے تعلق رکھتے تھے اور شاہ آباد ضلع ہردوئی کے رہنے والے تھے یہاں آپ کی کافی زرعی زمین تھی۔ آپ تقریباً 1850ء میں پیدا ہوئے۔ دیو بند کے دستار بند مولوی تھے اس لحاظ سے دینی علوم سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ آپ کے ابتدائی حالات کا زیادہ علم نہیں۔

بیعت: حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا آپ کی بیعت کے متعلق روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۱۸۸۷ء میں جب حضرت منشی احمد جان صاحب نے ایک کتاب طب روحانی لکھی تو اس میں سلب امراض کے طریق بتائے گئے تھے اور اس میں لکھا گیا تھا کہ دو حصے اور شائع ہوں گے دوسرا حصہ کشف قبور کے متعلق اور تیسرا حصہ عالم لاہوت اور ناسوت کے متعلق ہوگا۔ میں نے جب پہلا حصہ دیکھا تو منشی صاحب موصوف کی خدمت میں لکھا کہ دوسرا حصہ بھی روانہ کردیں تو انھوں نے کہا اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی اس پر میں تو خاموش ہوگیا مگر اس کے کچھ عرصے بعد منشی افضل حسین صاحب وکیل نے (جو بعد میں جج ہوگئے تھے اور اس جگہ کے رہنے والے تھے) بھی منشی صاحب کو لکھا کہ آپ آخری دو حصے بھی روانہ کردیں اس پر منشی صاحب نے جواب دیا کہ اس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی اس پر منشی افضل صاحب نے اصرار کیا اور لکھا کہ مسودہ ہی ان کا بھیج دیں اس پر منشی صاحب نے جواب دیا کہ مسودہ بھی پھاڑ کر پھینک دیا گیا ہے۔ اس پر منشی افضل صاحب نے لکھا کہ وہ چیرا پھاڑا ہوا ہی بھیج دیں تا اس کو ہی جمع کرکے معلوم ہو سکے کہ کیا لکھا ہے۔ حضرت منشی صاحب نے جواب دیا کہ آں غلام بشکست وآں ساقی نماند، پنجاب میں ایک آفتاب نکلا ہے جس کے سامنے ستارے رہبری نہیں کر سکتے ان کا نام مرزا غلام احمد ہے انھوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے اس کو منگوا کر پڑھو چنانچہ منشی صاحب موصوف نے کچھ اشعار براہین احمدیہ کے لکھ کر بھیجے، وہ یہ تھے:۔

گفت پیغمبر ستودہ صفات		از خدائے علیم مخفیات
بر سر ہر صدی بروں آید		آنکہ ایں کار را ہمی شاید

......اسی طرح دو تین اور شعر۔ چنانچہ منشی افضل حسین صاحب اور قطب الدین خان صاحب رئیس نے دس دس روپیہ دے کر براہین احمدیہ منگوائی۔ جب مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ انھوں نے یہ کتاب منگوائی ہے تو میں نے منشی قطب الدین صاحب سے دریافت کیا کہ وہ کون سی کتاب ہے تو انھوں نے منشی احمد جان صاحب کا خط مذکورہ بتایا اور براہین احمدیہ دکھائی

تب براہین احمدیہ کو دیکھ کر میں نے خط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا اس کے جواب میں حضرت اقدس نے لکھا کہ اب اس کی قیمت سو روپیہ ہوئی ہے اور جو قدر دان ہیں ان کے نزدیک یہ قیمت بھی کچھ نہیں اور جو قدر دان نہیں ان کے نزدیک دس روپے بھی گراں ہیں بالفعل جتنی چھپی ہے اس کی قیمت پچیس روپیہ ہے تب میں نے لکھا کہ فی الحال جتنا حصہ چھپا ہے اتنا بھیج دیں یعنی پہلی چہار جلدیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے مجھ کو وہ روانہ کر دیں اس سے ہی علم مجھ کو ہوا اور خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا اور یہی ذریعہ میری احمدیت کے قبول کرنے کا ہوا۔

چنانچہ آپ ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ گئے اس وقت حضرت خلیفہ ثانی دو ماہ کے تھے کیونکہ ان کی پیدائش بارہ جنوری ۸۹ء کی ہے اس کے بعد پھر آپ قریباً ۱۸۹۲ء میں گئے مگر بیعت نہیں کی۔ پھر جب ایک اشتہار قادیان سے حضرت کی طرف سے مسیح موعود کے دعویٰ کے متعلق شائع ہوا تو مولوی صاحب نے خط لکھا کہ آپ تو اپنی کتب میں مثیل مسیح ہونے کے متعلق لکھتے رہے ہیں اور اب مسیح کا دعویٰ کیا ہے میں انکار نہیں کرتا ہاں میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں تا علم ہو۔ تب حضرت نے ازالہ اوہام بھیجا جس کا مولوی صاحب پر بہت اثر ہوا اس کے بعد آپ نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو نیز نذیر حسین صاحب کو خط لکھا کہ ایک شخص مسمّی مرزا غلام احمد نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے آپ قرآن و حدیث سے مسیح موعود (مسیح ناصری مراد ہے ناقل) کے زندہ ہونے کا ثبوت دیں مگر مولوی رشید احمد نے بجائے جواب دینے کے حضرت اقدس کے متعلق گالیاں لکھ کر اور کفر کا رسالہ جو شائع ہوا تھا وہ اور مولوی اسماعیل علی گڑھی کی کتاب بھیج دی تب میں ان کو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ کیا بات ہے۔ میں نے دلائل حیات مسیح پر طلب کیے تھے مگر انھوں نے کفر کا فتویٰ اور گالیاں دے کر جواب دیا۔ پھر آخر میں نے آپ کی بیعت کر لی چنانچہ ۱۸۹۳ء میں انھوں نے بیعت کی۔ مولوی صاحب ہندوستان میں تقریباً سب سے پہلے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں، آپ سے پہلے تفضل حسین صاحب تحصیلدار اٹاوہ والوں نے بیعت کی تھی، صادق حسین صاحب نے بھی کی تھی۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 8 صفحہ 284-287)

قادیان میں پہلی آمد: 1892ء میں جب جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد ہوا تو بہت سے احباب محض للہ شریک جلسہ ہونے کے لیے دور دور سے تشریف لائے، حضرت حکیم انوار حسین صاحب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں شاملین جلسہ میں سے جو 327 احباب کے نام درج فرمائے ہیں ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے: (۲۸۰) مولوی انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 687)

آپ کے بیٹے حضرت محمد تکی خان صاحب آپ کی پہلی قادیان آمد کے متعلق روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''والد صاحب مرحوم دیوبند کے دستار بند مولوی تھے حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کا یہ واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ میں جب پہلی بار قادیان دارالامان ۱۸۹۲ء میں آیا تو اس وقت مہمان گول کمرہ میں ٹھہرا کرتے تھے اور میں بھی وہیں ٹھہرا، حضرت مسیح موعود بھی مہمانوں کے ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندر تشریف لے جاتے کبھی چٹنی

کبھی اچار لے کر آتے اور یہ کہہ کر مہمان کے آگے رکھتے کہ یہ آپ کو مرغوب ہوگا لیکن خود کھانا بہت کم کھاتے اور مہمانوں کی خاطر زیادہ کرتے''۔

''چند سال گزرے بیت اقصیٰ میں آدمیوں کی کثرت دیکھ کر والد صاحب مرحوم نے فرمایا پہلی مرتبہ جب میں قادیان آیا اور جمعہ کے دن نماز کے وقت حضرت مسیح موعود بیت اقصیٰ میں تشریف لے چلے تو راستہ میں مولوی شادی کشمیری ملا آپ نے اس کو نماز پڑھنے کے لیے ساتھ لیا اور میاں جان محمد صاحب مرحوم کو بھی ساتھ لے لیا آگے چل کر کسی بچہ کی میت مل گئی تو حضور نے مولوی جان محمد صاحب کو نماز جنازہ پڑھانے کے لیے فرمایا اور خود ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ جب بیت اقصیٰ پہنچے اور نماز جمعہ پڑھی تو اس وقت کل چھ نفوس تھے اب تو باوجود (بیت) اتنی وسیع ہو جانے کے اردگرد کی چھتیں بھری ہوتی ہیں میرے لیے یہ بھی معجزہ ہے''۔ (الفضل 8 جولائی 1942ء)

بیعت کے بعد جب بھی موقع پاتے حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان حاضر ہو جاتے اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے، امام وقت اور مہدی دوراں کی آمد کی اہمیت کا آپ کو بخوبی احساس تھا اسی احساس اور حق شناسی کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف آپ وقتاً فوقتاً قادیان جاتے بلکہ اپنے بیٹوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ان کو بھی مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کروادیا تھا تا وہ بچپن ہی سے حضرت اقدس کی معیت پا کر اپنے مستقبل کا روحانی سامان جمع کر سکیں حضرت مسیح موعود بھی آپ کے اخلاص کی وجہ سے آپ کو یاد رکھتے۔ آپ کے بیٹے بیان فرماتے ہیں: والد صاحب مرحوم جب کبھی قادیان آتے اور حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی تو حضور حافظ حامد علی صاحب کو بھجوا کر آپ کو بلوا لیتے۔ میں بھی والد صاحب کے ہمراہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ ان دنوں اکثر حضور بیت مبارک کی بغلی کوٹھڑی میں جہاں حضرت (اماں جان) کے ہاں جانے کا راستہ ہے یا پھر (بیت) میں ملاقات فرمایا کرتے تھے اور والد صاحب سے وہاں کے علماء اور اعزاء کی مخالفت کا حال دریافت فرماتے رہتے۔ (الحکم اگست 1942ء صفحہ 3)

313 رفقاء میں شمولیت کا شرف: حضرت اقدس مسیح موعود نے 1897ء میں جب اپنی کتاب انجام آتھم تصنیف فرمائی تو اس میں اپنے 313 مخلصین رفقاء کے اسماء درج فرمائے جو درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی کی تکمیل تھی، آپ کا نام بھی ان کبار رفقاء میں شامل ہے: ۵۲۔ محمد انوار حسین خان صاحب شاہ آباد۔ ہردوئی۔

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 326)

اس طرح آپ ان معدود خوش نصیب رفقاء میں سے ہیں جن کے نام ہر دو فہرستوں یعنی آئینہ کمالات اسلام اور انجام آتھم میں شامل ہیں۔

اعلائے حق میں آپ کی مساعی: حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب ایک ذی علم وجود تھے اور خدا کی اس نعمت کا حق ادا کرتے ہوئے آپ ہمیشہ حق کی تلقین میں کوشاں رہتے، آپ شاہ آباد ضلع ہردوئی میں تنہا احمدی تھے لیکن آپ کے علمی دبدبے کی وجہ سے مخالف مقابل پر آنے سے ڈرتا تھا۔ 1905ء میں ایک شخص مسمّی سید مظفر علی صاحب جو آپ کا قرضدار

تھا، نے ایک دوست منشی نثار الحق صاحب دہلوی محرر جج مجسٹریٹ شاہ آباد کے توسط سے آپ کو حیات مسیح کے متعلق گفتگو کرنے کی دعوت دی اور کہا کہ ہم دعاوی حیات وممات میں انوار حسین کو بہت تھوڑے عرصہ میں سمجھا دیں گے بشرطیکہ وہ یہ اقرار کریں کہ مطالبہ روپیہ دستاویزی ہم کو چھوڑ دیں یا دستاویز واپس کر دیں ورنہ میں قادیانی ہو جاؤں گا۔ آپ کو جب اُس کے اس مخفی چیلنج کا علم ہوا تو آپ نے اس کا تحریری جواب ان کے پاس بھیجا اور اس میں انھیں دوسرے علماء سے بھی مدد لینے کا اختیار دیا اور فرمایا کہ مجھ کو کوئی نفع آپ کے قادیانی ہونے سے نہیں ہے میری غرض تو صرف اس قدر ہے کہ جو بات حق ہے اس کو قبول کیا جاوے مزید آپ نے فرمایا کہ اگر قرآن وحدیث مرفوع ومتواتر سے کوئی ثبوت پیش کر دیں تو میں قرض سابقہ کے معاف کرنے کے علاوہ ایک رقم کثیر ادا کرنے کو تیار ہوں لیکن اس نے بہانے سے کہہ دیا کہ میں تو دینی علوم سے ناواقف آپ کو کیسے سمجھا سکتا ہوں جبکہ علماء ہندوستان کے سمجھانے پر بھی آپ نہیں سمجھتے، پھر میں آپ کا قرضدار ہوں اس لیے آپ کی باتیں سننے کو تیار ہوں میرے پاس جب دنیا نہیں تو دین کیسے ہو سکتا ہے، غرضیکہ اس نے جان چھڑانے کی کی۔ یہ دونوں خطوط الحکم 31 اکتوبر 1905ء صفحہ 8,7 پر مفصل شائع شدہ ہیں۔ حق کے کہنے میں آپ بہت دلیر تھے اور کسی کا خوف دل میں نہ لاتے۔ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جو رہنمائی دنیا کو دے رہا تھا اس کے پھیلانے میں بھی آپ ہر ممکن کوشش کرتے۔

اکتوبر 1906ء میں آپ نے ایک غیرت مندانہ خط اخبار اینگلو ورنیکلر کے ایڈیٹر کے نام اُس کے اس مضمون پر لکھا جو اس نے ایڈیٹر اخبار وطن کی حمایت کفر فروشی میں لکھا تھا آپ کا یہ خط بھی الحکم 10 دسمبر 1906ء صفحہ 2 کالم 4,3 میں شائع شدہ ہے۔ غرضیکہ آپ ایک ذی اثر رئیس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ذی علم اور حقیقت پسند انسان تھے اور حق کے اظہار سے قطعاً نہیں گھبراتے تھے خواہ اس سلسلے میں آپ کو مخالفت کا اندیشہ ہو۔ اسی طرح احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ دین حق کے پھیلانے کی یہ مساعی حضرت مسیح موعود کے بھی علم میں تھیں چنانچہ حضور آپ کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اسی طرح محبی انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد بدل وجان خدمت میں لگے ہوئے ہیں''

(انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313 حاشیہ)

آپ اپنی ان دعوت الی اللہ کی مساعی کی اطلاعات مرکز کو بھی لکھتے رہتے چنانچہ الفضل 22 فروری 1923ء صفحہ 2 کالم 2 میں آپ کے متعلق لکھا ہے کہ ''حکیم انوار حسین خان صاحب شاہ آباد (ہردوئی) جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادموں میں سے ہیں لکھتے ہیں کہ آپ حتی الوسع (دعوت الی اللہ) میں کوشاں رہتے ہیں اور عنقریب مفید نتائج کی امید ہے۔''

کتب حضرت مسیح موعود میں ذکر: حضرت مسیح موعود کی بعض کتب میں آپ کا نام آیا ہے جو ایک سعادت ہے، انجام آتھم میں 313 اور آئینہ کمالات اسلام میں آپ کا ذکر آ چکا ہے۔ اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں حضور نے گورنمنٹ کے سامنے کسی قدر اپنی جماعت کے مخلصین کے نام پیش کیے ہیں ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے:

۱۶۰۔ سید محمد انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی (کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 354)

اسی طرح کتاب آریہ دھرم میں گورنمنٹ کے نام ایک اشتہار کے آخر میں تقریباً 700 احباب کے نام درج

فرمائے ہیں ان اسماء میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ (روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 94)

سفر دہلی : اکتوبر 1905ء میں حضرت اقدس مسیح موعود نے دہلی کا سفر اختیار فرمایا حضور کے سفر دہلی کی خبر سن کر بہت سے خدام بھی دہلی پہنچ گئے ، آپ بھی ان خدام میں شامل تھے جو دور دور سے حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت بابو عبدالرحمن صاحب سابق امیر جماعت انبالہ فرماتے ہیں کہ" چالیس پچاس کے قریب باہر سے احمدی احباب حضرت اقدس کی خدمت میں نیاز حاصل کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے جن کے نام مجھے یاد ہیں وہ یہ ہیں۔۔۔۔ میاں صاحب انوار حسین خان شاہ آباد"

(رجسٹر روایات رفقاء 12 صفحہ 256,255)

مالی قربانیاں : اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی برکات کے ساتھ ساتھ مالی نعمتوں سے بھی نوازا تھا اور آپ بھی اس نعمت خداوندی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے دین کی خاطر مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور مرکز سلسلہ کی طرف سے آنے والی ہر مالی تحریک میں نمائندگی کی کوشش کرتے۔ نمونے کے طور پر آپ کی بعض مالی قربانیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز اکتوبر 1906ء صفحہ 402 میں ماہ جولائی کی فہرست چندہ اعانت دہندگان میں آپ کا نام شامل ہے۔ بدر 16 فروری 1912ء صفحہ 2 کالم 2,1 میں ضعفاء کے لیے امداد بھیجنے والوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے جس میں آپ کا نام بھی موجود ہے۔ الفضل 28 اگست 1917ء صفحہ 11 کالم 3 میں چندہ دہندگان تبلیغ ولایت میں آپ کا نام 183 نمبر پر درج ہے۔ الفضل 16 نومبر 1922ء صفحہ 9 کالم 1 میں جلسہ سالانہ 1922ء کے لیے اور الفضل 19 نومبر 1926ء صفحہ 2 پر جلسہ سالانہ 1926ء کے لیے امداد دینے والوں میں آپ کا نام بھی شامل ہے، اخراجات جلسہ سالانہ کے لیے مختلف جماعتوں کی سرگرمی کی ایک رپورٹ میں لکھا ہے: حضرت خلیفۃ المسیح (۔) کی تحریک جلسہ سالانہ فراہمی چندہ کا کام سرعت سے جاری ہے اور جماعتیں اپنے ذمہ کی رقوم پوری کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔۔(۲) شاہ آباد ضلع ہردوئی سے مولوی انوار حسین خان صاحب لکھتے ہیں چندہ جلسہ سالانہ کی رقم وقت پر ارسال کر دینے کی فکر میں ہوں اور کہ چندہ عام بھی عنقریب ادا کرنے کے قابل ہوسکوں گا۔ (الفضل 6 دسمبر 1929ء)

اسی طرح الفضل 26 فروری 1916ء صفحہ 12 میں انیسویں نمبر پر منارۃ المسیح کے لیے مزید چندہ کے وعدہ کنندگان میں آپ کی بھی شمولیت کا ذکر ہے۔ مدرسہ احمدیہ کی اعانت میں بھی آپ رقم بھجواتے رہتے ایک جگہ لکھا ہے:

"مدرسہ کے وظائف۔ میں اس جگہ ان اصحاب کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتا جو اگرچہ اپنے لڑکے کو تو مدرسہ میں نہیں بھیج سکے۔ (آپ کے تین بیٹے اس سے پہلے ہی مدرسہ سے تعلیم یافتہ تھے۔ ناقل) لیکن انھوں نے اس خاکسار (ہیڈ ماسٹر مدرسہ مراد ہے) کی تحریک پر ایسے لڑکوں کے کل یا بعض اخراجات اپنے ذمہ لے لیے ہیں جن کی انجمن خرچ نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت دے۔۔۔۔ ان بزرگوں کے اسماء گرامی جنھوں نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا ذیل میں درج ہیں۔۔۔۔۶۔ حکیم مولوی انوار حسین صاحب ہردوئی شاہ آباد (دس روپے) ماہوار"

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان 20-1919ء صفحہ 64,63)

الفضل یکم مئی 1922ء صفحہ 1 پر مجلس شوریٰ کے موقع پر چندہ خاص میں آپ کی نقد ادائیگی کا ذکر ہے۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی نے 1904ء میں بعض بزرگان کو الحکم اخبار کی اشاعت میں سعی کی درخواست کی اس سلسلہ میں آپ کو بھی کہا گیا جس پر آپ نے لکھا:

میں الحکم سے بوجہ پُر ہونے مضامین لطیف، کلمات طیبات وغیرہ کے دلی اُنس رکھتا ہوں اور اس کی اشاعت میں ساعی ہوں اور آپ کی شرائط پیش کردہ میں سے پہلی شرط کے واسطے طیار ہوں یعنی (پانچ روپے) بطور اعانت بالفعل ایک سال کے واسطے آئندہ جیسا موقعہ ہو منظور کرتا ہوں یہ پانچ روپیہ ۱۵ جون کے بعد بھیجوں گا۔ دوسری شرط خریداران بہم پہنچانا میرے واسطے اہم امورات سے ہے میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند عالم ایسے با مضامین اخبار کو قائم رکھے۔ (الحکم 24 مئی 1904ء صفحہ 12 کالم 2)

اس معاونت پر ایڈیٹر الحکم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ ''آپ کی اعانت فرمائی میری حوصلہ افزائی کا موجب اور اس محبت کا ثبوت ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبات سے ہے ...'' (الحکم 24 مئی 1904ء صفحہ 12 کالم 2) 1924ء میں 26 مئی یوم وفات مسیح موعودؑ کے موقع پر الحکم اخبار نے ایک یادگیری نمبر نکالنے کا اظہار کیا اور احباب سے خریداران بڑھانے کی تحریک کی گئی آپ نے اس یادگیری نمبر کی 25 کاپیاں خریدنے کا وعدہ فرمایا۔ (الحکم 14 مئی 1924ء صفحہ 1)

آپ کے چونکہ آموں کے باغات تھے لہذا حضرت اقدس کی خدمت میں بھی تحفۃً آم بھجواتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: قادیان ایک گاؤں تھا وہاں کئی قسم کی چیزیں دستیاب نہیں ہوتی تھیں اس لئے لوگ باہر سے حضرت مسیح موعود کو پھل اور دوسرے تحفے بلٹی یا پارسل کر کے بھیج دیا کرتے تھے چنانچہ میرے دفتر کے کارکن عبداللطیف خان کے دادا انوار حسین خاں صاحب لکھنؤ سے بڑے بڑے آم چن کر قادیان بھجوایا کرتے تھے، میں نے ان آموں میں پانچ پانچ سیر کا آم بھی دیکھا ہے۔ (الفضل 29 نومبر 1957ء صفحہ 5 کالم 3)

انجمن انصار اللہ میں شمولیت: فروری 1911ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو عالم رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک بڑے محل کا ایک حصہ گرایا جا رہا ہے ساتھ ہی ایک میدان میں ہزاروں پتھیرے بڑی تیزی سے اینٹیں پاتھ رہے ہیں آپ نے پوچھا کہ یہ محل کیا ہے اور یہ کون لوگ ہیں تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ محل جماعت احمدیہ ہے پتھیرے فرشتے ہیں اور محل کا ایک حصہ اس لیے گرایا جا رہا ہے تو بعض پرانی اینٹیں خارج کر کے بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں اور نئی اینٹوں سے محل کی توسیع کی جائے نیز معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے اور فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر یہ کام کر رہے ہیں۔ (بدر 23 فروری 1911ء صفحہ 2 کالم 1) اس خواب کی بنا پر آپ نے ایک انجمن بنانے کا فیصلہ کیا تا کہ اس کے ذریعے احمدیوں کے دلوں میں ایمان کو پختہ کیا جائے اور فریضہ (دعوت الی اللہ) کو بااحسن وجوہ ادا کیا جائے۔ اس سلسلے میں کئی بزرگوں سے استخارہ کروایا گیا اور بشارات کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اجازت سے ایک انجمن ''انصار اللہ'' کی بنیاد ڈالی گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ازراہ شفقت فرمایا ''میں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوں

(بدر 9 مارچ 1911ء صفحہ 8 کالم 3,2) حضرت حکیم انوار حسین صاحب کو جب اس پاک تحریک کا علم ہوا تو آپ نے بھی اول فرصت میں انجمن انصار اللہ میں شمولیت اختیار فرمائی، بدر 11 مئی 1911 صفحہ 8 پر انصار اللہ میں نئے شاملین کی فہرست میں 33 نمبر پر آپ کا نام موجود ہے، اس کے بعد اس انجمن کے تقاضوں کو آپ نے بخوبی نبھایا۔

نظام جماعت کے ساتھ وابستگی: حضرت حکیم صاحب ایک دین پسند انسان تھے حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد جماعتی نظام کے ساتھ وابستہ رہنا آپ نے منشور بنالیا تھا، حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد نظام خلافت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ چمٹے رہے خلافت ثانیہ کے موقع پر بھی بغیر کسی تردّد کے بیعت میں شامل ہوگئے۔ آپ صدر انجمن کی شاخ شاہ آباد کے سیکرٹری رہے اور آخری عمر تک اس ذمہ داری کو نہایت فرض شناسی کے ساتھ ادا کیا، مرکز کو بھی آپ کی ذات پر پورا اطمینان تھا، 1929ء میں نظارت مال نے شاہ آباد جماعت کے بقایا چندے کے متعلق یہ رپورٹ دی کہ ''شاہ آباد۔ مولوی انوار حسین خان صاحب سے امید ہے کہ چندہ عام وخاص کی رقوم آخیر سال تک پوری ارسال فرمادیں گے۔'' (الفضل 28 جنوری 1930ء صفحہ 20)

خلافت کے دربار سے نکلنے والے ہر حکم کی فوری تعمیل آپ کا مقصود نظر ہوتا تھا 1928ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے جلسے منعقد کرنے کی تحریک فرمائی تو آپ نے بھی فوری طور پر جلسے کے انعقاد کا اہتمام فرمایا اور مرکز کو رپورٹ دی: ''شاہ آباد ضلع ہردوئی میں جلسہ ۱۷ جون ۲۸ء کو حسب تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بصدارت خان صاحب حامد حسین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول جو احمدی نہیں ہیں جلسہ منعقد ہوا، تعداد مجمع دو سو تک تھی۔ انوار حسین خان'' (الفضل 29 جون 1928ء صفحہ 6 کالم 3,2)

جلسہ سالانہ 1917ء کے دوسرے دن 26 دسمبر کے پہلے اجلاس میں صدارت کا اعزاز بھی آپ کو نصیب ہوا۔ (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 18-1917ء صفحہ 7) مرکزی مجلس مشاورت میں بھی شمولیت کا اعزاز آپ کو ملتا رہا۔

علم پسند طبیعت رکھنے کی وجہ سے علمی مجالس میں بیٹھنا آپ کا مشغلہ تھا قادیان جب بھی آتے تو حضرت مسیح موعود کی صحبت کے علاوہ دیگر بزرگان کی صحبت سے مستفید ہوتے۔ حضور ہی کے زمانے میں ایک مرتبہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی احسن امروہی صاحب کے درمیان جمع صلوٰۃ پر تبادلہ خیالات ہوا اس تبادلہ خیالات میں آپ یعنی حضرت حکیم مولوی انوار حسین صاحب بطور ناصد خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ (رفقاء احمد جلد چہارم)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے موقع پر جب انتخاب خلافت کا موقع آیا تو آپ نے بھی بلاتامل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کا شرف پایا آپ کا نام خلافت ثانیہ کے متعلق اعلان کنندگان میں شامل ہے۔

محترم مرزا خدا بخش صاحب نے اپنی مشہور کتاب عسل مصفّٰی میں مخالفین احمدیت کو جماعت احمدیہ میں ہونے والی روحانی ترقی کا مشاہدہ کرنے کے لیے بعض احباب جماعت کے نام بطور نمونہ پیش کیے ہیں کہ ان کی زندگیوں میں احمدیت

کے نتیجے میں ہونے والے انقلاب کا نمونہ جماعت احمدیہ کی صداقت کی دلیل اپنے اندر رکھتا ہے ان ذکر کردہ معدود احباب میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ (عسل مصفّٰی جلد دوم صفحہ 545,544)

مرکز سلسلہ سے آنے والے مہمانوں کے ساتھ بھی بڑی محبت کے ساتھ پیش آتے اور ان کے آرام کا ہر طرح سے خیال رکھتے، حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحب اپنے ایک سفر شاہ آباد کے دوران آپ کی مہمان نوازی کے متعلق لکھتے ہیں: خان صاحب اور آپ کے صاحبزادہ عبدالستار خاں بڑی خاطر سے پیش آئے اور مدتِ قیام شاہ آباد میں ہمیں ہر طرح سے آرام رہا۔ (الفضل 18 مئی 1918ء)

مرکز سلسلہ کے ساتھ محبت کے متعلق آپ کا یہ عالم تھا کہ اپنے لڑکوں کو کہا کہ اگر تم قادیان میں پڑھو گے تو میں خرچ دوں گا ورنہ نہیں دوں گا چنانچہ آپ کے صاحبزادے پھر قادیان میں تعلیم پانے کے لیے آ گئے۔ (بدر 22 اپریل 1909ء)

اولاد: ستمبر 1921ء میں آپ کی اہلیہ کی وفات ہوئی اور شاہ آباد میں مدفون ہوئیں۔ (الفضل 15 ستمبر 1921)

ان سے آپ کے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں کا علم ہوا ہے۔ بیٹوں کے نام

(1) حضرت عبدالغفار خان صاحب (2) حضرت عبدالستار خان صاحب

(3) حضرت خان محمد یحییٰ خان صاحب (4) محترم عبدالکریم خان صاحب (کراچی میں وفات پائی)

بیٹوں کو آپ نے قادیان بھیج کر تعلیم دلوائی تاکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ صحبت سے فیضیاب ہو سکیں، حضرت مسیح موعود کی زیارت کی وجہ سے پہلے تینوں بیٹوں کو بھی رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے یہ تینوں بھائی بوجہ اپنی کم عمری کے حضور کے گھر چلے جایا کرتے تھے، حضرت خان محمد یحییٰ صاحب کی روایات رجسٹر رفقاء میں محفوظ ہیں۔

آپ کی دو بیٹیوں کے نام محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ اور محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ تھا۔ صاحبزادی میمونہ خاتون صاحبہ (مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کی شادی حضرت منشی حامد حسین خان صاحب ناظر کلکٹری میرٹھ بعدہ قادیان کے ساتھ اور صاحبزادی عائشہ خاتون صاحبہ کی شادی حضرت سید محمد عبداللہ صاحب خلف حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی کے ساتھ ہوئی، یہ دونوں شادیاں فروری 1919ء کو عمل میں آئیں۔ (الفضل 11 فروری 1919ء)

وفات: حضرت حکیم انوار حسین خان صاحب مورخہ 27 جولائی 1931ء کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ واقعی احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے عاشق تھے، آپ کی وفات پر اخبار الفضل نے لکھا: "جناب خان صاحب مرحوم نہایت مخلص اور سابقین میں سے تھے ہمیں ان کی وفات کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا، ہم ان کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ مدارج عطا کرے" (الفضل 4 اگست 1931ء)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

فضل عمر ہسپتال

زندگی بخش پیامِ صحت ہے

﴿مکرم محمود احمد سلیم صاحب ربوہ﴾

جولوگ زندگی کو خدا تعالیٰ کی امانت اور صحت کو اس کی ایک نعمت جان کر اس کی حفاظت اور قدر کرتے ہیں اور حفظانِ صحت کے اُصولوں کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں انکی زندگی پرسکون اور پرلطف گزرتی ہے لیکن اس کے برعکس جو لوگ زندگی اور صحت کی قدر نہیں کرتے انکی زندگی ہر لحہ مشکل سے مشکل تر ہوتی جاتی ہے۔ صحت وتندرستی کے لئے بہت سے ہسپتال اور میڈیکل سنٹر بنے ہوئے ہیں۔ آج میں خدمت کے ایک منفرد ادارے یعنی فضل عمر ہسپتال کا مختصر ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی نے بہت سی دعاؤں صدقات کے ساتھ مرکز سلسلہ کے لئے جس جگہ کا انتخاب کیا اس کی ہر جگہ قدم قدم پر دعائیں ہر اینٹ اور ہر سمت پر دعا کی ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی دعائیں دن رات کی گریہ وزاری رنگ لے آئی اور یہاں فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ آج یہاں ایک خوبصورت ہسپتال ہے جس سے جہاں احمدی احباب مستفیض ہورہے ہیں وہاں غیر از افراد بھی دن رات اس سہولت سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔ دور دور تک ہر امیر غریب ہر احمدی اور غیر احمدی پاکستان کے کونہ کونہ سے فضل عمر سے پیام صحت شفاء کی ندا سن رہے ہیں اور فیضان صحت کا زندگی بخش انمول تحفہ حاصل کررہے ہیں۔ جو صرف اور صرف فیضان خلافت کا آب حیات ہے۔

جولائی اگست 2008ء کے شدید موسم گرما میں میری بیماری نے مجھے بہت پریشان کررکھا تھا ایک طرف گرمی کی شدت دوسری طرف میری بیماری کا شدید حملہ جس وجہ سے میرے جسم سے خون ختم ہو چکا تھا چہرہ کی رنگت سرسوں کے پھول کی طرح زرد نظر آرہی تھی قدم اٹھانا محال تھا سانس پھول جاتا تھا۔ ہر وقت ایک ہی بات ذہن پر سوار رہتی کہ آج نہیں تو کل اس جہاں سے میرا ناطہ ٹوٹ جائے گا لیکن میں خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں سے بھی مایوس نہیں ہوا تھا مجھے اس خدا اور پیارے آقا خلیفہ وقت کی دعاؤں کا بھرپور سہارا اور قبولیت دعا کا بھروسہ یقین محکم اور خدا تعالیٰ پر توکل تھا لیکن دوسری طرف میں کبھی خدا تعالیٰ کے فیصلہ سے گھبرایا بھی نہیں تھا۔ آخر میں نے سوچا کہ میری وجہ سے سارا خاندان پریشان ہے مجھے اپنی بے عقلی کاہلی سستی لاپرواہی اور غلطی کا شدت سے احساس بھی ہوا اور

پچھتاوا بھی ۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ میں اپنی بیماری کا بروقت علاج کروالیتا آج یہ برے دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے ۔ تمام رشتہ داروں بیوی بچوں نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ میں نے ہسپتال کا رخ کیا سب سے پہلے مجھے ایسے روحانی درخت کے میٹھے پھل سے واسطہ پڑا جن کی شفقت محبت پیار حسن سلوک سے میرے تمام مراحل میں آسانی اور سہولت پیدا ہوگئی میرے ذہن کو سکون سا نصیب ہوا کہتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔
محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کی زیر نگرانی میری تشخیص اور علاج کا سلسلہ شروع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے محترم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سے رابطہ کی ہدایت کی میں نے ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کیا اور انہوں نے خون فوراً مہیا کرنے کا کہا۔ دعا توکل تدبیر انسان کی کامیابی کا اہم راز ہے خدا تعالیٰ نے ایسے صاف ستھرے خون کا بندوبست کیا کہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

آج خاکسار خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور پیارے آقا کی پرسوز دعاؤں سے 69 سال کی عمر ہونے کے باوجود نوجوانوں کی طرح صبح سویرے دوڑ لگاتا ہے بعض اوقات کئی کئی کلومیٹر پیدل چلتا ہوں یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور پیارے آقا حضرت اقدس کی محبت بھری پرسوز دعاؤں کا ثمر ہے جس سے بالکل ٹھیک ہوں ۔ یہ صرف پیارے آقا کی محبت بھری دعاؤں کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کے بصد قابل احترام ڈاکٹرز صاحبان کی ذمہ دارانہ رویہ محبت شفقت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ آج محض خدا تعالیٰ کے فضل سے پر لطف زندگی گزار رہا ہوں ۔ ہسپتال سٹاف کا شکریہ ادا نہ کروں تو بددیانتی اور ناانصافی ہوگی ڈاکٹرز صاحبان کے ساتھ سٹاف نے بھی بے انتہا محبت شفقت اور نہایت احسن طور پر میری خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی دن رات جب بھی بلایا جتنی دفعہ بلایا اسی وقت تشریف لائے اور میری ہر تکلیف کا بڑے پیار سے ہر پریشانی کا احسن طریقہ سے ازالہ کیا۔

خدا کے فضل سے تقریباً ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ ہسپتال رہنے کے بعد میں بالکل صحت یاب ہوگیا تھا۔ غالباً 5 ستمبر 2008ء کا دن تھا بارہ بجے مجھے لیٹر ملا کہ آج آپ خدا کے فضل سے بالکل صحت یاب ہیں اس لئے آج آپ ہسپتال سے فارغ ہیں۔ اسی اثنا میں محترم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب نے میرا مختصر تعارف ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سے کروایا انہوں نے میری ہسٹری فائل دیکھی۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے مجھے مبارکباد دی کہا میاں صاحب آپ خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں آج آپ فارغ ہوگئے ہیں۔ میں احباب جماعت سے درخواست کرتا اگر بیماری معمولی بھی ہے تو فوراً وقت پر علاج کروالیں۔ صحت خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جسکو کوئی انسان کہے کہ خرید کر صحت بازار سے لاؤں ناممکن ہے صحت کی حفاظت کرنا فرض بھی ہے اور سکون بھی ہے فضل عمر ہسپتال پیام صحت ہے۔

اعلان حق

بسے گی نوع انساں ایک دن ''انذار'' کے اندر
یہی ''تعلیم'' پاکیزہ محیط کل جہاں ہو گی
یہ گونجے گی مسلسل تا ابد اقوام عالم میں
نرالی سب زمانے سے ہماری داستاں ہو گی
ہمیشہ بجلیوں کے ساتھ ہم نے کھیل کھیلا ہے
میان برق و آتش پھر بھی طرحِ آشیاں ہو گی
زمانہ جگمگا اٹھے گا نور دین احمد سے
کہ ہر سو جھلملاتی اک انوکھی کہکشاں ہو گی
سنہری کارنامے میرزا کے جگمگائیں گے
ہزاروں داستانوں میں یہ زندہ داستاں ہو گی
بٹھا لے گا ہمیں وہ اپنی آغوش محبت میں
جہاں نامہرباں ہو گا تو رحمت مہرباں ہو گی
ہمیں اسلامؔ تڑپاتا رہے گا شعر کہہ کہہ کر
قلم اس کا رُکے گا کیوں طبیعت گر رواں ہو گی

﴿عبدالسلام اسلامؔ صاحب﴾

اپنا کام تقویٰ

بنا لو ہر گھڑی یارو تم اپنا کام تقویٰ
شب و روز ہی مل جائے تمہیں انعام تقویٰ
راہ مولیٰ کی راہوں میں سب سے ہی سہل راہ یہ
ذرا چل کر تو دیکھو تم بھی شارع عام تقویٰ
نہ کفارے کی محتاجی نہ ہی اشنان گنگا کا
عمل ہر اک گر ہو جائے غسل بحمام تقویٰ
ملے گی تعلق باللہ کی ایسی لذت تمہیں دائمی
ذرا پی کر تو دیکھو تم بھی اک جام تقویٰ
عمل کی حسن و رعنائی تقویٰ میں ہے پوشیدہ
عمل کا دل و جان اور روح مدام تقویٰ
سفر زیست کا ہے یہی اک قیمتی زادِراہ
سنور جائے عقبیٰ جو ہو آغاز و انجام تقویٰ
رسول پاک کی سیرت ہے تقویٰ سے مزین تر
عمل گفتار بھی تقویٰ اور وحی الہام تقویٰ
احکامات قرآں کا ہے لب لباب تقویٰ
نواہی اس کے تقویٰ ہیں اور سب احکام تقویٰ

﴿مصور احمد طاہر صاحب۔ کراچی﴾

قرار داد تعزیت

بروفات مکرم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان مکرم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب کی وفات پر دلی رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون. کُلُّ من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربّک ذوالجلال والاکرام.

مکرم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب حضرت ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے حضرت سیّد محمود اللہ شاہ صاحب کے بیٹے اور حضرت مولوی سیّد سرور شاہ صاحب کے نواسے، سیّدنا حضرت مصلح موعود کے داماد، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بہنوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خسر تھے۔ آپ ایک درویش صفت اور فرشتہ سیرت انسان اور صاحب کشف بزرگ تھے۔ قادیان میں ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے 1944ء میں زندگی وقف کر دی اور ایک لمبا عرصہ محمود آباد اسٹیٹ سندھ میں بطور واقف زندگی مینیجر خدمات بجالاتے رہے اور پھر وکالت تبشیر تحریک جدید میں آزیری طور اخلاص، محنت اور عاجزی سے کام کرنے کی توفیق پائی۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو نصف صدی سے زائد عرصہ خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات پر خطبہ جمعہ 11/مارچ میں جماعت کو تربیت اور تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ کے ''بہشتی خاندان'' کے پاکیزہ اور اثر انگیز نمونوں کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ رحمان خدا کے عبادت گزار بندوں میں سے تھے۔ قرآن کریم کے عاشق، کثرت سے تلاوت کلام پاک کی توفیق پانے والے آنحضرت ﷺ پر دلی محبت سے کثرت کے ساتھ درود بھیجنے والے، خلافت احمدیہ سے بے حد محبت اور عقیدت اور دلی وابستگی رکھنے والے وجود تھے۔ آپ کو دعاؤں اور عبادات سے ایسا شغف تھا کہ مجسم دُعا تھے۔ ہمدردی خلق کا گہرا جذبہ تھا۔ جب بھی کوئی دُعا کے لئے کہتا تو آپ باقاعدگی اور تسلسل سے دُعا کرتے رہتے۔ آپ قناعت پسند تھے۔ ہر قسم کی نمود و نمائش اور تکلف سے پاک سادہ زندگی گزارنے والے، عاجزی وانکساری کا مرقع، احباب جماعت اور عزیز و اقارب سے محبت کرنے والے، ہر ایک سے ادب اور احترام اور تواضع سے پیش آنے والے وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد کو بھی نمایاں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا کی۔ چار واقف زندگی بیٹوں میں سے تین بیٹے مکرم سیّد خالد احمد شاہ صاحب مکرم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب اور مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر ہیں۔ اور ان میں سے دو مجلس انصاراللہ پاکستان میں بھی ہمارے رفیق کار ہیں۔ مکرم برادرم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب بطور نائب صدر مجلس انصاراللہ اور مکرم برادرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب بطور نائب صدر صف دوم خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

ہم اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان، عملہ دفتر انصاراللہ اور جملہ انصار بھائیوں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور آپ کی اولاد سے گہرے دُکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، اپنے مقربین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی دعاؤں کو قبولیت بخشے اور آپ کی اولاد کو اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کی خدمات دینیہ کو بھی قبول فرمائے۔ آمین

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

سالانہ سپورٹس ریلی

انصار اللہ پاکستان 2011ء

﴿رپورٹ: محمد محمود طاہر۔منتظم اشاعت سپورٹس ریلی 2011ء﴾

مجلس انصار اللہ پاکستان کی 13ویں سالانہ سپورٹس ریلی مورخہ 26، 27/فروری 2011ء کو منعقد ہوئی۔موجودہ ملکی حالات کے تناظر میں امسال سپورٹس ریلی کے پروگرام کو محدود کر دیا گیا تھا اور اس کے لئے دو ایام مخصوص کئے گئے اور صرف تین کھیلوں یعنی بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات کا انعقاد کروایا گیا۔

انتظامیہ کمیٹی: سپورٹس ریلی کے انتظامات کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے محترم صدر مجلس کی منظوری سے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے متعدد اجلاسات ہوئے اور پھر سکیم کے مطابق عملدرآمد کیا گیا۔سپورٹس ریلی 2011ء کی انتظامیہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل تھی:

۱۔مکرم عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ

۲۔مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب منتظم رابطہ

۳۔مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب منتظم طعام

۴۔مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب منتظم مقابلہ جات

۵۔مکرم راجہ منیر احمد خاں صاحب منتظم تربیت

۶۔مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب منتظم نظم وضبط

۷۔مکرم محمد محمود طاہر صاحب منتظم اشاعت وفوٹوگرافی

۸۔مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب منتظم انعامات

۹۔مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب ایڈیشنل منتظم اعلیٰ

۱۰۔مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب منتظم رہائش

۱۱۔مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب منتظم اندرون

۱۲۔مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب منتظم طبی امداد

۱۳۔مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب منتظم سٹیج وتیاری ہال

۱۴۔مکرم سید فرخ احمد صاحب منتظم رجسٹریشن

۱۵۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب منتظم صفائی وآب رسانی

۱۶۔مکرم سید طاہر احمد صاحب منتظم استقبال والوداع

ٹیکنیکل کمیٹی: صدر میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب، **جیوری آف اپیل**: صدر سید قاسم احمد صاحب،

رجسٹریشن و رهائش: پاکستان بھر کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا۔مورخہ 25/فروری بروز جمعہ سے مہمان کھلاڑیوں

کی آمد شروع ہوگئی تھی۔ ان کے لئے رہائش کا انتظام انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس سرائے ناصر نمبر 2 اور نمبر 3 میں کیا گیا۔ رجسٹریشن آفس ایوان ناصر کے زیریں ہال میں تھا جہاں تمام کھلاڑیوں کو ان کی تصویر والے رجسٹریشن کارڈ بنا کر دیئے گئے کھلاڑیوں کے طعام کا انتظام انصار اللہ کے لان میں طعام گاہ بنا کر کیا گیا تھا جہاں رضا کاران اور کارکنان انصار اللہ نے اپنے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پائی۔

افتتاحی تقریب: 13 ویں سالانہ سپورٹس ریلی کی افتتاحی تقریب مورخہ 26 رفروری بروز ہفتہ 3:30 بجے سہ پہر ایوان ناصر کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا کو جو مکرم قاری مسرور احمد صاحب نے کی اس کے بعد محترم صدر مجلس نے عہد دہرایا۔ جس کے بعد مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ محترم پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے شرکائے ریلی کو خوش آمدید کہا اور ابتدائی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد سابقہ روایات کے مطابق سال گزشتہ کے ٹیبل ٹینس کے بہترین کھلاڑی مکرم مرزا محمود احمد صاحب علاقہ لاہور نے سالانہ سپورٹس ریلی 2011ء کے افتتاح کا اعلان کیا جس کے بعد محترم صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے مختصر نصائح کرتے ہوئے جسمانی کھیلوں میں بھی رضائے الٰہی کو پیش نظر رکھنے اور اخلاقی قدروں کو بلند رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور پھر دعا کروائی جس کے بعد جملہ شرکائے تقریب کو انصار اللہ کے لان میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

مقابلہ جات: امسال ریلی میں تین مقابلے بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور کلائی پکڑنا شامل تھے۔ مقابلہ جات کے لئے پاکستان بھر کے اضلاع کو 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جو اس طرح تھے: ربوہ، لاہور۔ سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، گوجرانوالہ، کراچی اور سندھ صف اوّل اور صف دوم کے الگ الگ مقابلہ جات ہوئے۔ امسال ہر علاقہ کو بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس میں ہر صف کے لئے تین تین جب کہ کلائی پکڑنے کے لئے ہر صف کے دو (۲) دو (۲) کھلاڑی شامل کرنے کی اجازت تھی۔ مورخہ 26 رفروری 2011ء بروز ہفتہ 12 بجے مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب منتظم ورزشی مقابلہ جات کی نگرانی میں نگران علاقہ جات کی موجودگی میں مقابلہ جات اور ڈراز ڈالے گئے۔ افتتاحی تقریب اور ریفریشمنٹ کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے مقابلے ایوان محمود ہال میں ہوئے جب کہ کلائی پکڑنے کے مقابلے ایوان ناصر میں منعقد ہوئے۔ یہ مقابلے دو دن جاری رہے اور امسال کل 388 مقابلے منعقد ہوئے۔

سپورٹس ریلی کے موقع پر مورخہ 25 رفروری 2011ء بروز جمعرات 8 بجے ایوان محمود ہال میں ممبران انصار اللہ

پاکستان کے درمیان بیڈمنٹن کے سنگل اور ڈبل کے دلچسپ نمائشی مقابلے بھی ہوئے جس کے ڈراز ڈال کر دو پول بنائے گئے۔ ان میں مندرجہ ذیل اراکین نے حصہ لیا:۔

(۱) محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان
(۲) محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول
(۳) محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب صدر
(۴) محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب قائد تعلیم
(۵) محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نومبائعین
(۶) محترم لطیف احمد جھمٹ صاحب قائد وقف جدید
(۷) محترم پروفیسر عبدالجلیل قریشی قائد ذہانت وصحت وجسمانی
(۸) محترم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن
(۹) محترم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی
(۱۰) محترم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد
(۱۱) محترم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ پاکستان۔

رنگ بہار کی ایمان افروز نشست: مرکز سلسلہ میں آنے والے مہمانوں اور شرکائے ریلی کے ازدیاد ایمان و ازدیاد علم کی خاطر ہر سال رنگ بہار کا پروگرام رکھا جاتا ہے جن میں بزرگان سلسلہ خلفاء احمدیت سے وابستہ اپنی یادوں سے حاضرین کو مستفیض کرتے ہیں۔ امسال کے پروگرام کا عنوان ''برکات خلافت''، ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' تھا۔ اس پروگرام کے مہمان مقررین محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (سابق صدر انصار اللہ مرکزیہ پاکستان) وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور محترم سید محمود احمد ناصر صاحب (سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ) صدر نور فاؤنڈیشن وصدر ریسرچ سیل تھے۔ یہ پروگرام سپورٹس ریلی کے پہلے روز 26 رفروری کو نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد ایوان ناصر کی بالائی منزل میں منعقد ہوا جب کہ زیریں حال میں بھی براہ راست صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اس ایمان افروز پروگرام اور معزز مہمان مقررین کا تعارف کروایا جس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے وابستہ اپنی خوبصورت اور ایمان افروز یادوں کا تذکرہ کیا۔ آپ کے بعد محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی عظیم المرتبت شخصیت کے بارہ میں اپنے ذاتی مشاہدات بیان کر کے شرکائے محفل کے ایمان کو تازہ کیا۔ اس دلچسپ اور ایمان افروز نشست کا اختتام دعا سے ہوا جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کروائی۔

اختتامی تقریب: 13 ویں سالانہ سپورٹس ریلی انصار اللہ پاکستان کی اختتامی تقریب مورخہ 27 رفروری 2011ء کو دن 12 بجے ایوان محمود ہال میں شروع ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ

وامیر مقامی تھے۔اس موقع پر بیڈمنٹن صف دوم کا فائنل بھی مہمانان نے ملاحظہ کیا جو کہ علاقہ ربوہ اور علاقہ لاہور کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا جس کو علاقہ ربوہ نے جیت لیا۔میچ کے بعد اختتامی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ محترم حافظ برہان محمد صاحب نے کی اس کے بعد حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے عہد دہرایا۔عہد کے بعد مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب نے منظوم کلام پیش کیا۔نظم کے بعد محترم پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال تین بیڈمنٹن،ٹیبل ٹینس اور کلائی پکڑنا کے مقابلے ہوئے اور ان میں 9 علاقہ جات سے 115 کھلاڑیوں نے شمولیت کی اور کل 288 میچز منعقد ہوئے۔منتظم صاحب اعلیٰ کی رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔امسال ریلی میں بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب علاقہ لاہور قرار پائے جب کہ بہترین علاقہ ربوہ رہا جس کا انعام مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ نے وصول کیا۔تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر محفل نے مختصر اختتامی کلمات سے دعا کروائی۔جس کے ساتھ نشست کا اختتام ہوا۔نماز ظہر و عصر ایوان محمود کے غربی لان میں ادا کی گئیں جس کے بعد جملہ شرکائے ریلی و مہمانان کو انصار اللہ پاکستان کے لان میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔یوں 13 ویں سالانہ سپورٹس ریلی بخیر وخوبی انجام پذیر ہوئی۔الحمدللہ

اعزاز پانے والے کھلاڑیوں کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے:۔

تفصیل انعامات

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل: اوّل:مکرم ملک طارق حبیب صاحب،لاہور۔دوم:مکرم شیخ کریم الدین صاحب،ملتان۔حوصلہ افزائی:مکرم مشہود احمد صاحب،گوجرانوالہ۔

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل: اوّل:مکرم طارق حبیب ملک صاحب،لاہور۔مکرم تحسین احمد صاحب،لاہور۔دوم:مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب،ربوہ۔مکرم شکیل احمد قریشی صاحب،ربوہ۔حوصلہ افزائی:مکرم چوہدری منور احمد صاحب،فیصل آباد۔مکرم چوہدری طارق محمود صاحب،فیصل آباد۔

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم: اوّل:مکرم مظفر احمد قمر صاحب،ربوہ۔دوم:مکرم رانا خالد محمود صاحب،ربوہ۔حوصلہ افزائی:مکرم قمر اللہ شاہین صاحب،گوجرانوالہ۔

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم: اوّل:مکرم محمود احمد خان صاحب،ربوہ۔مکرم مظفر احمد قمر صاحب،ربوہ۔دوم:مکرم نعمان عادل صاحب،لاہور۔مکرم زاہد احمد مبشر صاحب،لاہور۔حوصلہ افزائی:مکرم رانا منصور احمد

صاحب، گوجرانوالہ۔مکرم فضل احمد صاحب، فیصل آباد۔

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل: اول: مکرم تحسین احمد صاحب، لاہور۔ دوم: مکرم محمد انور صابر صاحب، کراچی۔حوصلہ افزائی: مکرم طارق ندیم صاحب، ربوہ۔

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل: اوّل: مکرم ماجد احمد صاحب، لاہور۔مکرم تحسین احمد صاحب، لاہور۔ دوم: مکرم محمد انور صابر صاحب، کراچی۔مکرم راجہ سعید احمد صاحب، کراچی۔حوصلہ افزائی مکرم شیخ وسیم احمد صاحب، ملتان۔مکرم مقصود احمد اٹھوال صاحب، ربوہ۔

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم: اوّل: مکرم مرزا محمود احمد صاحب، لاہور۔ دوم: مکرم مشہود احمد صاحب، راولپنڈی۔حوصلہ افزائی: مکرم بشیر احمد نیر صاحب، راولپنڈی۔

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم: اوّل: مکرم مبشر محمود صاحب، ربوہ۔مکرم خواجہ ایاز صاحب، ربوہ۔دوم: مکرم مرزا محمود احمد صاحب، لاہور۔مکرم اخلاق احمد قریشی صاحب، لاہور۔حوصلہ افزائی: مکرم مجیب احمد صاحب، سرگودھا۔

مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل: اوّل: مکرم مبارک احمد علوی صاحب، ربوہ۔دوم: مکرم اللہ دتہ صاحب، ربوہ ۔حوصلہ افزائی: مکرم اقبال احمد صاحب، لاہور۔مکرم نواب خان صاحب، سرگودھا۔

مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم: اوّل: مکرم غلام سرور صاحب، ربوہ۔دوم: مکرم قریشی اخلاق صاحب، ربوہ۔حوصلہ افزائی: مکرم عبد الغفار ڈار صاحب۔لاہور۔

معمر ترین کھلاڑی: مکرم مقصود احمد اٹھوال صاحب، ربوہ پیدائش 1938ء عمر 73 سال مقابلہ ٹیبل ٹینس صف اوّل سنگل+ڈبل میں حصہ لیا۔

بہترین کھلاڑی: مکرم تحسین احمد صاحب لاہور ٹیبل ٹینس ڈبل، اوّل ٹیبل ٹینس سنگل، اوّل۔ بیڈمنٹن ڈبل۔اوّل پوزیشن حاصل کی۔

بہترین علاقہ: **ربوہ**۔7 اوّل انعامات۔4 دوم انعامات۔اور کل پوائنٹس، 94۔**زعیم اعلیٰ ربوہ**: مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

زعامت علیاء کریم نگر فیصل آباد: مورخہ 13 فروری کو زعامت علیاء کریم نگر فیصل آباد نے (جلسہ سیرت النبی ﷺ) منعقد کیا کل حاضری 13 تھی۔

زعامت علیاء پشاور روڈ راولپنڈی: مورخہ 18 فروری کو جلسہ سیرت النبی ﷺ ہوا کل حاضری 23 انصار تھی۔

یوم مصلح موعود

ربوہ: زعامت علیاء ربوہ نے مورخہ 22 فروری 2011ء کو یوم مصلح موعود کی مناسبت سے انصار اللہ مقامی کے ہال میں بعد نماز عصر ایک پروقار اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت کے بعد محترم زعیم صاحب اعلیٰ ربوہ نے پروگرام اور مہمان مقرر کا تعارف کروایا۔ مکرم مظفر احمد درانی صاحب منتظم تعلیم القرآن و وقف جدید عارضی نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور پیشگوئی کے الفاظ سنائے۔ جس کے بعد مہمان مقرر مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ نے حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ نے اختتامی کلمات اور شکریہ ادا کیا۔ مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب نائب زعیم اعلیٰ و منتظم عمومی نے دعا کروائی جس کے بعد شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس پروگرام کے لئے ہر حلقہ سے دو ممبران کو دعوت دی گئی تھی۔ کل حاضری 110 رہی۔

ضلع لاڑکانہ: مورخہ 20 فروری کو ضلع لاڑکانہ کی 2 مجالس کا یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا حاضری کی تفصیل درج ذیل ہے۔
مجلس نمبر علی خان: 15 عہدیداران 7 انصار اور کل 22 حاضری رہی۔ **مجلس لاڑکانہ شہر:** انصار 14 کل انصار 60۔ دورانیہ 1 گھنٹہ۔

زعامت علیاء کریم نگر فیصل آباد: مورخہ 16 فروری کو زعامت علیاء کریم نگر فیصل آباد نے (جلسہ یوم مصلح موعود) منعقد کیا کل حاضری 54 تھی۔ 42 انصار 6 خدام اور 6 اطفال تھے۔

زعامت علیاء دارالحمد فیصل آباد: مورخہ 25 فروری کو دارالحمد فیصل آباد کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعود اجلاس عام ہوا۔ مجموعی طور پر حاضری 94 رہی اور انصار 30 شامل تھے۔

ریفریشر کورس

ضلع ساہیوال: مورخہ 18 فروری کو نظامت ضلع ساہیوال نے عہدیداران انصار اللہ، ضلعی عاملہ و زعمائے مجالس کا ریفریشر کورس منعقد کیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے خطاب فرمایا۔ کل حاضری 58 رہی۔

ضلع اوکاڑہ: مورخہ 18 فروری کو نظامت ضلع اوکاڑہ کا ریفریشر کورس ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی نے شرکت کی بعد ازاں صدر مجلس نے خطبہ جمعہ میں انصار اللہ

کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔کل حاضری 45 رہی ۔

ضلع بھاولپور،لودھراں: مورخہ 20 رفروری کو نظامت ضلع بہاولپور اور لودھراں کے ریفریشر کورس کا انعقاد ہوا۔ مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول نے شرکت فرمائی ۔کل حاضری 58 رہی ۔

ضلع ملتان: مورخہ 20 رفروری کو نظامت ضلع وعلاقہ ملتان کی مجلس عاملہ، زعمائے اعلیٰ اور ملتان شہر کی زعامت ہائے علیا ءکی مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مرکز سے مکرم قائد صاحب عمومی نے شرکت کی ۔کل حاضری 43 رہی ۔

ضلع خانیوال: مورخہ 20 رفروری کو نظامت ضلع خانیوال (عاملہ وزعماء مجالس) کا ریفریشر کورس ہوا۔مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی ۔کل حاضری 21 رہی ۔

ضلع جھلم: مورخہ 25 رفروری کو نظامت ضلع جہلم کا ریفریشر کورس ہوا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم سید قمر سلیمان صاحب معاون صدر نے شرکت فرمائی ۔کل حاضری 31 رہی

ضلع میر پور AJK: مورخہ 25 رفروری کو نظامت ضلع میر پور آزاد کشمیر کا ریفریشر کورس منعقد ہوا مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی کل حاضری 40 رہی ۔

زعامت علیاالنور کراچی: مورخہ 28 رفروری کو زعامت علیاءالنور کراچی کی مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس ہوا۔تمام ممبران عاملہ وزعیم صاحب اعلیٰ النور کراچی نے شرکت کی۔

ضلع ننکانہ صاحب: مورخہ 4رفروری کو سانگلہ ہل ضلع ننکانہ کی مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس ہوا کل حاضری 10 رہی ۔

بھوڑو چک: مورخہ 27 رفروری کو حلقہ بھوڑو چک ضلع ننکانہ کی مجالس کا ریفریشر کورس ہوا مجموعی طور پر 7 مجالس کے 47 عہدیداران نے شرکت کی ۔

ضلع قصور: مورخہ 6رفروری کو ضلع قصور کی عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد کیا۔مجموعی طور پر 36 عہدیداران نے شرکت کی ۔

ضلع گجرات: مورخہ 25 رفروری کو گجرات کے ضلعی عہدیداران اور زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں 67 حاضری رہی۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور شبیر احمد ثاقب صاحب نے شرکت فرمائی ۔

ضلع لاڑکانہ: مورخہ 20 رفروری کو نظامت ضلع لاڑکانہ کا ریفریشر کورس منعقد کیا۔مجموعی طور پر 18 عہدیداران سمیت 25 افراد نے شمولیت کی۔

ضلع اسلام آباد: مورخہ 11 رفروری کو ضلع اسلام آباد کی میٹنگ عاملہ منعقد ہوئی ۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خطاب فرمایا حاضری 18 رہی ۔اور اراکین سمیت 35 افراد شامل ہوئے ۔

ضلع عمر کوٹ: مورخہ 6رفروری کو ریفریشر کورس ہوا۔جس میں 40 ممبران شامل ہوئے ۔

ضلع نارووال: مورخہ 6 رمارچ کو نظامت ضلع نارووال کا ریفریشر کورس ہوا۔مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی ۔کل حاضری 60 رہی۔

زعامت علیا پشاور روڈ راولپنڈی: 20رفروری کو زعامت علیاء پشاور روڈ راولپنڈی کی عاملہ وسائقین کا ریفریشر کورس ہوا کل 18 عہدیداران نے شرکت کی۔

ذہانت و صحت جسمانی

زعامت علیاء رچنا ٹاؤن لاہور: مورخہ 20رفروری کو زعامت علیاء رچنا ٹاؤن لاہور کے تحت ایک پکنک و سائیکل سفر کا پروگرام بنایا گیا کل 15 انصار نے شرکت کی سائیکلوں پر تقریباً 10 کلومیٹر سفر طے کیا۔

مورخہ 3رفروری کو زعامت علیاء رچنا ٹاؤن لاہور نے ایک پکنک کا اہتمام کیا جس میں 8 انصار نے شمولیت کی اور ساتھ 15 کلومیٹر سائیکل سفر بھی ہوا۔ دوران پکنک دوڑ، پیدل چلنا اور سائیکل ریس کے مقابلے کروائے گئے۔

زعامت علیاء کریم نگر فیصل آباد: مورخہ 16رفروری کو ایک پکنک و ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا۔ مقابلہ جات میں 100 میٹر تیز چلنا، گولہ پھینکنا شامل تھے کل 42 انصار نے شرکت کی۔ اجتماعی سیر میں 38 انصار شمولیت کی۔

زعامت علیاء رفاہ عام کراچی: 28رفروری کو پکنک کا پروگرام ہوا۔ کل 23 انصار نے شرکت کی۔

زعامت علیاء ماڈل کالونی کراچی: مورخہ 5رفروری کو سپورٹس ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ٹیبل ٹینس، والی بال اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات ہوئے۔ 10 انصار نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء النور کراچی: انصار ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کھیل رہے ہیں جس میں بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔

زعامت علیاء گلشن پارک لاہور: مورخہ 20رفروری کو انصار کے مابین نمائشی ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں کلائی پکڑنا اور تیز چلنا شامل تھے حاضری 24 رہی۔

زعامت علیاء فیصل ٹاؤن لاہور: مورخہ 6رفروری کو انصار نے ایک پکنک کا پروگرام بنایا جس میں انصار کے ساتھ ان کے بچے بھی شریک ہوئے دوران پکنک اطفال اور انصار کے مابین ایک کرکٹ میچ کھیلا گیا بعد از اں کھانا کھا کر پارک کی صفائی کی گئی اور کچرا وغیرہ اٹھایا گیا حاضری 36 انصار اور 22 بچوں نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء طاہر بلاک لاہور: مورخہ 20رفروری کو انصار کے مابین بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات ہوئے 11 انصار نے شرکت کی بعد از اں پوزیشن ہولڈرز میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

زعامت علیاء طاہر بلاک لاہور: مورخہ 20رفروری کو پہلے سائیکل سفر کا انعقاد کیا گیا۔ 5 مزید زعمات علیاء ضلع لاہور نے بھی شرکت کی جن میں **گلشن پارک، دارالذکر، مغل پورہ، چھاؤنی، شالامار ٹاؤن** شامل ہیں کل حاضری 30 رہی۔

زعامت علیاء گلزار ہجری کراچی: مورخہ 27رفروری کو سائیکل سفر میں کل 8 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا گیا۔ دورانیہ 3 گھنٹے اور حاضری 20 انصار رہی۔

زعامت علیاء دارالحمد فیصل آباد: 27رفروری کو ورزشی مقابلہ جات اور سیر کا پروگرام ہوا سیر اور مشاہدہ کے بعد 2 کلومیٹر واک ہوئی اور مقابلہ دوڑ ہوا۔ کل 13 انصار نے شمولیت کی۔

نتائج مقابلہ مقالہ نویسی 10-2009ء

زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان ہر سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انصار، لجنہ، خدام، اطفال اور ناصرات کے مابین آل پاکستان مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کرواتی ہے۔ امسال یعنی 10-2009ء میں کل 528 مقالہ جات موصول ہوئے۔ ذیلی تنظیموں کے درج ذیل تعداد میں اراکین نے شرکت کی۔

مجلس انصاراللہ پاکستان	165	مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان	105
لجنہ اماءاللہ پاکستان	35	ناصرات الاحمدیہ پاکستان	15
اطفال الاحمدیہ پاکستان	208		

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کیلئے مبارک کرے۔ آمین (ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجلس انصاراللہ پاکستان

اوّل:۔ مکرم مظفر احمد درانی صاحب کوارٹرز تحریک جدید۔ربوہ

دوم:۔ مکرم مجید احمد بشیر صاحب مسرور بلاک ڈیفنس۔لاہور

سوم:۔ مکرم عبدالسلام ارشد صاحب ناصر بلاک ڈیفنس۔لاہور

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب	فیکٹری ایریا۔لاہور
2	مکرم محمد یونس جاوید صاحب	دارالسلام۔لاہور
3	مکرم کمال دین صاحب	سلطانپورہ۔لاہور
4	مکرم شیخ محمد یونس صاحب شہید	جوہر ٹاؤن۔لاہور
5	مکرم عبدالعزیز منگا صاحب	واپڈا ٹاؤن۔لاہور
6	مکرم عبدالرشید ساڑی صاحب	عزیز آباد۔کراچی
7	مکرم ڈاکٹر غلام رسول صاحب صدیقی پشاوری	ناظم آباد۔کراچی
8	مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب	دارالصدر شرقی الف۔ربوہ
9	مکرم شیخ افضل الحق صاحب	واہ کینٹ۔راولپنڈی
10	مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب	دارالصدر شمالی انوار۔ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اوّل:۔ مکرم محمد آصف عدیم صاحب ابن مکرم رحمت اللہ صاحب دارالصدر جنوبی۔ربوہ

دوم:- مکرم حافظ مظہر احمد ابن مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ
سوم:- مکرم بدر الزمان صاحب ابن مکرم صادق احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد۔ربوہ
اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	مکرم فراست احمد راشد صاحب ابن مکرم مبارک احمد شاد صاحب	کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ
2	مکرم توقیر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن۔راولپنڈی
3	مکرم چوہدری عبدالستار شاد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب	حسین آگاہی۔ملتان شرقی
4	مکرم مرزا مبشر احمد صاحب ابن مکرم مرزا انیس احمد صاحب	حسن آباد۔ملتان شرقی
5	مکرم محمد قیصر اشرف صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب	کوٹ لکھپت۔لاہور
6	مکرم وقاص احمد صاحب ابن مکرم انور علی صاحب	کیولری گراؤنڈ۔لاہور
7	مکرم صغیر احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب	ماڈل کالونی۔کراچی
8	مکرم طارق محمود منگلا صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب	دارالصدر جنوبی۔ربوہ
9	مکرم محمد ارشد نعیم صاحب ابن مکرم محمد اقبال صاحب	109 رب مسعود آباد۔ضلع فیصل آباد
10	مکرم مظفر احمد نسیم صاحب ابن مکرم نسیم احمد صاحب	واپڈا ٹاؤن۔لاہور

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

اوّل:- عزیزم مدثر احمد مشتاق ابن مکرم مشتاق احمد صاحب 524 ٹانی چک۔ضلع شیخوپورہ
دوم:- عزیزم سید محمد احمد شاہ ابن مکرم کبیر احمد شاہ صاحب جڑانوالہ۔ضلع فیصل آباد
سوم:- عزیزم عبدالوہاب ابن مکرم عبدالحفیظ صاحب کوارٹرز جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن)۔ربوہ
اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	عزیزم حامد شہزاد ابن مکرم منظور احمد صاحب	بیوت الحمد کالونی۔ربوہ
2	عزیزم سرمد احمد قمر ابن مکرم محمد اسحٰق طاہر صاحب	کوٹ رادھا کشن۔ضلع قصور
3	عزیزم کاشف محمود طاہر ابن مکرم محمد محمود طاہر صاحب	دارالعلوم شرقی مسرور۔ربوہ
4	عزیزم محمد انیس ابن مکرم محمد ادریس جاوید صاحب	کوٹ رادھا کشن۔ضلع قصور
5	عزیزم فراست احمد ابن مکرم بشارت احمد نعیم صاحب	دارالصدر غربی لطیف۔ربوہ
6	عزیزم مرزا ناصر احمد ابن مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب	16ML۔ضلع میانوالی
7	عزیزم فرہاد احمد ابن مکرم منور احمد طاہر صاحب	ڈرگ کالونی۔کراچی
8	عزیزم محمد فرحان ابن مکرم محمد افضل صاحب	باغبانپورہ۔لاہور
9	عزیزم تحسین احمد بھٹی ابن مکرم سفیر الدین بھٹی صاحب	ڈرگ روڈ۔کراچی

10	عزیزم عثمان احمد خان ابن مکرم عبدالباسط خان صاحب	وحدت کالونی ۔لاہور

لجنہ اماء اللہ پاکستان

اوّل:۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن پراچہ بنت مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب — I-8-3 ۔اسلام آباد جنوبی

دوم:۔ مکرمہ نصیرہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم مجید الدین طارق صاحب — حلقہ بیت العطاء ۔راولپنڈی

سوم:۔ مکرمہ فرحانہ حناء صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب — دارالصدر غربی قمر ۔ربوہ

اگلی دس پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد ایوب صاحب	دارالیمن شرقی الف ۔ربوہ
2	مکرمہ عالیہ رفعت صاحبہ بنت مکرم مظفر حسین صاحب	دارالذکر ۔فیصل آباد
3	مکرمہ حامدہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء القدوس ناصر صاحب	دارالعلوم جنوبی احد ۔ربوہ
4	مکرمہ فائزہ بشیر صاحبہ بنت مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب	ایوانِ توحید ۔راولپنڈی
5	مکرمہ فہمیدہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم محمد آصف عدیم صاحب	دارالصدر جنوبی ۔ربوہ
6	مکرمہ شائستہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب	ایوان توحید ۔راولپنڈی
7	مکرمہ طاہرہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر صاحب	احمد نگر ۔ربوہ
8	مکرمہ مدیحہ حمایت صاحبہ بنت مکرم حمایت احمد صاحب	دارالفضل ۔فیصل آباد
9	مکرمہ ثریا مقبول صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد صاحب	محمود آباد ۔کراچی
10	مکرمہ منصورہ رفیق صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق انجم صاحب	بشیر آباد ۔ضلع حیدر آباد

ناصرات الاحمدیہ پاکستان

اوّل:۔ عزیزہ فوزیہ ادریس بنت مکرم محمد ادریس جاوید صاحب — کوٹ رادھاکشن ۔ضلع قصور

دوم:۔ عزیزہ قرۃ العین بنت مکرم محمد یحیٰی بٹ صاحب — بیت التوحید ۔لاہور

سوم:۔ عزیزہ مشعل ھدیٰ بنت مکرم ڈاکٹر ناصر علی صاحب — گلشن اقبال شرقی ۔کراچی

اگلی پانچ پوزیشنز اس طرح رہیں:

1	عزیزہ کاملہ امتیاز بنت مکرم امتیاز احمد صاحب	سنجر چانگ ۔ضلع حیدر آباد
2	عزیزہ لعلین احمد خالد بنت مکرم چوہدری خالد مسعود صاحب	بیت التوحید ۔لاہور
3	عزیزہ فاطمہ احسان مجوکہ بنت مکرم احسان الحق مجوکہ صاحب	اسلام آباد جنوبی
4	عزیزہ مدحت شریف بنت مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب	16ML ۔ضلع میانوالی
5	عزیزہ بریرہ خالد بنت مکرم خالد بلال صاحب	دارالصدر شمالی ہدیٰ ۔ربوہ

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

حسن کارکردگی و اسناد خوشنودی

سال 2010ء/1389ہش میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس مقامی انصاراللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے علَم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حسب سفارش مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کی گئی۔ جو حضور انور نے ازراہِ شفقت منظور فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس انصار اللہ پاکستان 2010ء

(1)	**مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد**	**اوّل اور علم انعامی کی حقدار**			
(2)	مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی	دوم	(3)	مجلس انصاراللہ ربوہ	سوم
(4)	مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی	چہارم	(5)	مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد	پنجم
(6)	مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد	ششم	(7)	مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور	ہفتم
(8)	مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور	ہشتم	(9)	مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور	نہم
(10)	مجلس انصاراللہ سلطان پورہ لاہور	دہم			

مقابلہ حسن کارکردگی بین الاضلاع انصار اللہ پاکستان 2010ء

(1)	نظامت ضلع کراچی	اول اور سند خوشنودی کے حقدار	ناظم ضلع مکرم چوہدری منیر احمد صاحب
(2)	نظامت ضلع لاہور	دوم اور سند خوشنودی کے حقدار	ناظم ضلع مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب
(3)	نظامت ضلع فیصل آباد	سوم اور سند خوشنودی کے حقدار	ناظم ضلع مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب

(4)	نظامت ضلع سیالکوٹ	(5)	نظامت ضلع قصور	(6)	نظامت ضلع ننکانہ صاحب
(7)	نظامت ضلع ساہیوال	(8)	نظامت ضلع لاڑکانہ	(9)	نظامت ضلع جھنگ
(10)	نظامت ضلع عمرکوٹ				

مقابلہ حسن کارکردگی بین العلاقہ انصار اللہ پاکستان 2010ء

(1)	نظامت علاقہ فیصل آباد	اوّل	ناظم علاقہ مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب
(2)	نظامت علاقہ گوجرانوالہ	دوم	ناظم علاقہ مکرم منصور احمد رانا صاحب
(3)	نظامت علاقہ سکھر	سوم	ناظم علاقہ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب

اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

﴿قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان﴾

پروگرام رنگ بہار

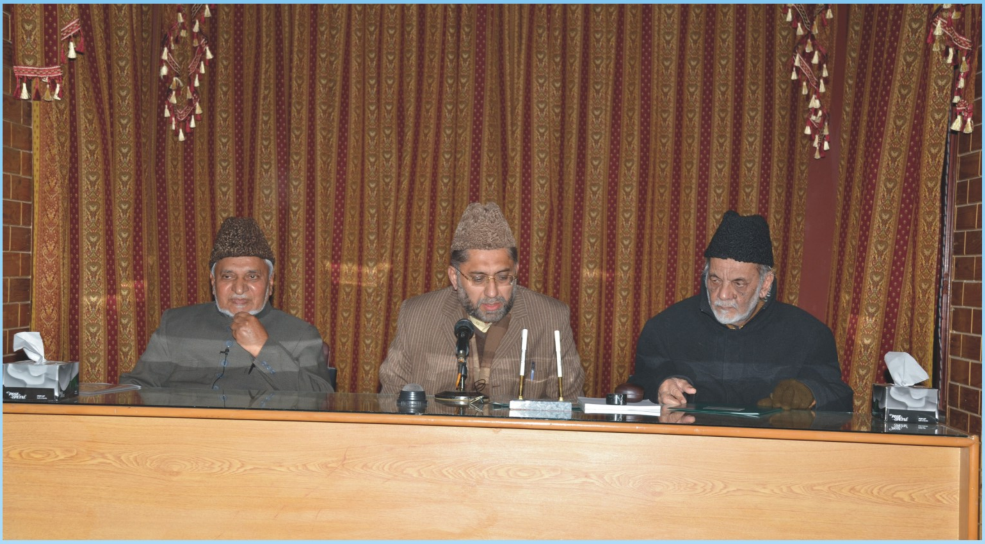

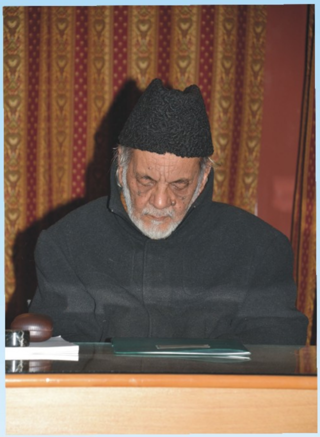

﴿مہمان مقرر﴾

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

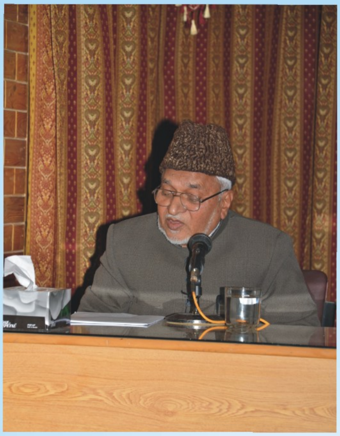

﴿مہمان مقرر﴾

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب

Monthly **ANSARULLAH**

April 2011

Regd.# MB/FD-8/FR

EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir

Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

تقریب تقسیم انعامات